مسائل حج وعمرہ

سوالات

حاجی ابراہیم بھائی وڈیاوالا

جوابات

مفتی محمد شمس القمر قادری

تفصیلاتِ کتاب

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب : **مسائل حج وعمرہ**

سوالات : حاجی ابراہیم بھائی وڈیاوالا، احمد آباد

موبائل: **9624221212**

جوابات : مفتی محمد شمس القمر قادری

پروف ریڈنگ : مفتی محمد شمس القمر قادری

سن اشاعت : ذی الحج ۱۴۴۳ھ / جولائی ۲۰۲۲ء

تعداد : 1000

قیمت : ۵۰

تقسیم کار : ❁ حاجی ابراہیم بھائی وڈیاوالا

۲بی، کرتی کنج سوسائٹی شاہ عالم ٹول ناکا،

احمد آباد۔۳۸۰۰۲۸

Mohsin-e-Azam Mission

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
شرف انتساب	4	حج تمتع کے شرائط	66
استفتاء	5	تمتع عمرہ کرنے کے ایام اقامت میں کیا کریں	68
جوابات مع سوالات	13	طواف میں یہ باتیں حرام ہیں	69
ضمیمہ حج کے معمولات	55	طواف میں پندرہ باتیں مکروہ ہیں	70
حج کے شرائط	56	وہ باتیں جو طواف وسعی دونوں میں جائز ہیں	72
وجوب ادا کے لئے شرطیں	56	سعی میں یہ باتیں مکروہ ہیں	72
صحت ادا کے لئے ۹ شرطیں	57	طواف وسعی کے مسائل میں مرد وعورت کے فرق	73
حج فرض ادا ہونے کی بھی ۹ شرطیں	57	رمی میں بارہ چیزیں مکروہ ہیں	73
حج کے فرائض ۷ ہیں	57	عرفات ظہر وعصر کی نماز	74
حج میں کل اٹھائیس چیزیں واجب ہیں	57	عرفہ کا وقوف	75
حج کی سنتیں کل پندرہ ہیں	59	وقوف کی سنتیں	76
وہ باتیں جو احرام میں حرام ہیں	60	وقوف کے مکروہات	77
احرام کے مکروہات	62	تنبیہ ضروری ضروری اشد	78
وہ باتیں جو احرام میں جائز ہیں	63	حج بدل	78
میقات کا بیان	65	حج بدل کے شرائط	79
میقات پانچ ہیں	65	دعائیہ کلمات	80

Mohsin-e-Azam Mission

حالات مصنف ایک نظر میں

نام : محمد شمس القمر قادری

قلمی نام : محمد حامد رضا

ولدیت : جناب غلام پیغمبر صاحب مرحوم

تاریخ پیدائش : ۲؍فروری ۱۹۷۰ء

تعلیمی نسبت : مرکزی درسگاہ دار العلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف سے فارغ ہونے کی وجہ سے فیضی لکھتے ہیں۔

سن فراغت : ۲۲؍محرم الحرام ۱۴۱۱ھ بمطابق ۱۴؍اگست ۱۹۹۰ء

تصانیف : علم اصول فقہ، القول الظاہر بجواب الطاہر، اصلاح عمل، حقانیت بجواب رضا خانیت، اظہار حقیقت، آئینہ ہدایت، برق خداوندی برفتنۂ الحادی (در رد شمع نیازی)، نور ایمان (در رد تحفظ ایمان، جواب الجواب رد شمع نیازی، اہل قبلہ کون (مطبوعہ سنی آواز ناگپور)، چمن رضا کی کھلتی کلی شعیب الاولیاء یار علی (مطبوعہ فکر رضا ممبئی)، اسلام میں اولاد کی پرورش (مطبوعہ کنز الایمان دہلی)، ترک موالات کا شرعی حکم (مطبوعہ سنی آواز ناگپور)۔(فرحت الاحادیث) یہ مصنف کی زیر نگرانی میں طبع ہوئی۔

فتاویٰ : تقریباً تین سو

خلافت واجازت : از سند المحققین رئیس المفسرین شیخ الاسلام حضرت علامہ سید الشاہ محمد مدنی اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ مقدسہ۔سجادہ نشین خانقاہ محدث اعظم ہند

تدریسی خدمات : از ۱۹۹۰ء تا حال ۲۰۲۲ء

۱۔ ۱۹۹۰ء میں فراغت کے بعد دارالعلوم عربیہ اسلامیہ سعدی مدنپورہ باندہ۔ تا ۱۹۹۴ء

۲۔ ۱۹۹۴ء میں دارالعلوم مخدومیہ بھدرسہ فیض آباد۔

۳۔ ۱۹۹۷ء تا ۲۰۰۰ء دارالعلوم فیضان رضا پر اتال بھدرسہ فیض آباد۔

۴۔ ۲۰۰۰ء تا ۲۰۰۳ء دارالعلوم نور محمدی بھاؤنگر گجرات۔

۵۔ ۲۰۰۳ء تا ۲۰۰۸ء دارالعلوم انصار العلوم دھسوا حمایت العلوم گجپور، ضلع بلرامپور۔

٦۔ ۲۰۰۸ء سے تا حال دارالعلوم بہار شاہ فیض آباد، ضلع ایودھیا

اسناد : سندالفضیلۃ براؤں شریف، منشی، عالم، فاضل دینیات، فاضل معقولات الہ آباد بورڈ اتر پردیش۔

بیعت : مصنف سوانح اعلیٰ حضرت بدرملت حضرت علامہ الشاہ مفتی بدرالدین احمد صاحب قبلہ رضوی قادری علیہ الرحمہ سابق صدر المدرسین دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف وخلیفہ اکبر حضور مفتی اعظم ہند حضور علامہ الشاہ محمد مصطفی رضا صاحب قبلہ خان علیہ الرحمۃ والرضوان بریلی شریف۔ جن کا مزار مقدس مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا کے غوثیہ مسجد کے بغل فیوض وبرکات کا مرجع خلائق ہے۔

حاضری مدینہ منورہ ومکہ معظّمہ ادائیگی عمرہ ۲۰۱۳ء

حاضری بغداد معلیٰ۔ وکربلا، کوفہ۔ نجف اشرف۔ ۲۰۱۸ء

ابتدائی تعلیم : وطن مالوف، مدرسہ نوریہ رضویہ محمد پور سدھارتھ نگر

درس نظامیہ کی تعلیم : مدرسہ فیضان الرسول شیوہروا، مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا، دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی، دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف۔

شرف انتساب

فقیر قادری اپنی اس کاوش کو تارک السلطنت غوث العالم حضور سیدنا اوحد الدین سید مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمۃ والرضوان اور زبدۃ العارفین حضور سیدنا سید عبدالرزاق نور العین علیہ الرحمہ اور محدث اعظم ہند حضور سید محمد کچھوچھوی علیہ الرحمہ اور ان کے فرزند حضور سید محامد اشرف علیہ الرحمہ کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

مولیٰ تعالیٰ ان کے فیضان سے ہم سب کو مالا مال فرمائے آمین

العبد محمد شمس القمر قادری فیضی

خادم درس وافتاء دار العلوم بہار شاہ

فیض آباد، ایودھیا

استفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ

سوال (۱): مکہ میں عورتوں کا اکیلے عمرہ کی نیت سے مسجد عائشہ تک آنا جانا اور انڈیا سے بغیر محرم جانا کیسا ہے؟

سوال (۲): حرم میں ہوٹل کے روم میں عورتوں کے ساتھ نامحرم کا ہونا کیا جائز ہے؟ اور اگر ناجائز یا حرام ہو تو اس کا ذمہ دار خود عورت یا اس کا شوہر یا اس کا ولی ہے۔

سوال (۳): عورتوں کا امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ فرض نمازیں اور نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہیں؟

سوال (۴): مشین سے ذبح چکن/مٹن اور غیر مسلم کا ذبیحہ آن لائن ڈیلوری جو ہندولڑ کے کرتے ہیں اس کا کھانا کیسا ہے پورے سعودی میں یہی ملتا ہے یہ لوگ سویڈن، ڈینمارک وغیرہ عیسائی کنٹری سے امپورٹ کرتے ہیں۔

سوال (۵): کچھ لوگ احرام نہیں باندھتے احمد آباد۔ ممبئی سے مکہ بغیر احرام آتے ہیں ایسا کرنا کیسا ہے؟

سوال (۶): کچھ لوگ حلق نہیں کرتے کیا یہ گناہ ہے۔

سوال (۷): جن لوگوں نے حرم کے امام کے پیچھے نماز پڑھی اگر ان کی نماز

نہیں ہوئی تو کیا وہ بندہ نماز چھوڑنے کے گناہ میں ہوا؟ اگر ہوگئی تو کیسے ہوئی اور گناہ ہوئے تو کتنے گناہ ایک لاکھ یا صرف ایک؟

سوال (۸): کچھ لوگ کبوتر کو دانے کھلاتے ہیں اور اسے بہت زیادہ ثواب کا کام سمجھتے ہیں کبھی کبھی دانے اتنے زیادہ ہوجاتے ہیں کہ سوپر اسے اٹھا کر کچرے کے ڈبے میں ڈال دیتے ہیں کیا یہ دانے کھلانا صحیح میں زیادہ ثواب کا کام ہے؟ یا لوگوں کا وہم ہے۔

سوال (۹): کیا نمازی کے آگے سے حرم میں نکلنا جائز ہے؟

سوال (۱۰): اکثر ٹورس والے بہت زیادہ کھانا پکاتے ہیں اور بچا ہوا سارا کھانا ڈسٹبین یعنی کچرے کی پیٹی میں ڈالتے ہیں اور بہت سارے حاجی پلیٹ میں بہت کھانا اٹھاتے ہیں اور تھوڑا کھاتے ہیں اور زیادہ پھینکتے ہیں اور اسے گناہ نہیں سمجھتے کیا اس کا حساب نہیں ہوگا۔

سوال (۱۱): بہت سارے لوگ مانتے ہیں کہ سعودی حق پر ہے اس لئے تو حکومت ان کی ہے اور حرم کا انتظام ان کے ہاتھوں میں ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں اور ان کے بیان بھی سنتے ہیں۔ اور جاتے وقت بگڑ کر جاتے ہیں ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں ان کو کیا جواب دیا جائے۔

سوال (۱۲): کیا حج بدل کی طرح عمرۂ بدل کر سکتے ہیں۔

سوال (۱۳): آب زمزم کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ ایک لیٹر یا اس

سے بھی زیادہ سادے پانی میں اگر ایک قطرہ بھی زمزم ملا دے تو وہ سارا پانی زمزم بن جاتا ہے یعنی سادے پانی میں بھی زمزم کی تاثیر آجاتی ہے۔ اور اب اس پانی سے بھی وہ سب فائدے حاصل ہوتے ہیں کیا یہ سچ ہے۔

سوال (۱۴): نماز کا وقت ہوگیا تو چلتے جہاز میں نماز ادا کر لی سمت کا پتہ نہ تھا اب کیا اس نماز کو دہرانا ضروری ہے؟

سوال (۱۵): عورتوں کی ایک نئی بات یہ سنی گئی ہے کہ بازار سے نئے دوپٹے خرید کر حرم میں مصلیٰ کی جگہ بچھا کر اس پر نماز پڑھے تو جس عورت کو بچے نہیں ہوتے ہیں اس کو بچے ہوجاتے ہیں۔ کیا ایسا عقید رکھنا گناہ نہیں ہے؟ اور جو مرد حضرات اپنی عورتوں کو ایسے کاموں سے نہیں روکتے وہ کیا اس گناہ میں شامل نہیں ہیں؟

سوال (۱۶): عصر کے بعد طواف کی واجب نماز کا کیا حکم ہے؟ کیا نماز پڑھی جائے؟

سوال (۱۷): امام یقینی اہل حدیث ہو تو حرم کی اذان و امام کی قرأت نماز جنازہ وغیرہ کا کیا حکم ہے۔

سوال (۱۸): عورتوں کی نماز روم میں بہتر ہے یا حرم میں؟

سوال (۱۹): کیا شافعی امام کے پیچھے حنفی مقتدی کی نماز ہوجائے گی؟ وہ سر کا مسح نہیں کرتے۔

Mohsin-e-Azam Mission

سوال (۲۰): نماز کے وقت میں فرق خاص کر کے عصر کو ظہر کے وقت ادا کرتے ہیں کیا صحیح ہے؟

سوال (۲۱): زکوٰۃ لے کر حج کو جانا کیسا ہے؟ اور کیا ان کو زکوٰۃ دینے والا گنہگار ہوگا۔

سوال (۲۲): قرض ادا نہ کرنے والے کے حج کا کیا حکم ہے۔

سوال (۲۳): مدینے میں امام پیچھے اور مقتدی آگے، یہ کیسی نماز ہے؟

سوال (۲۴): وادی محسر کیسے پتہ چلے؟

سوال (۲۵): ہاتھ میں کھولے چپل رکھ کر روضہ رسول پر حاضری دینا کیسا ہے؟

سوال (۲۶): کیا مکہ میں غیبت چوک ہے جہاں ایک دوسرے کی برائی کرنے کی خاص جگہ ہے۔

سوال (۲۷): مدینہ میں ڈونیشن لکھوائے اور انڈیا میں پیمنٹ کرے تو کتنا ثواب ہے۔

سوال (۲۸): مسجد قباء میں دو رکعت نفل ادا کرنے پر ایک عمرہ کا ثواب ہے کیا اگر ایک ہی چکر میں ایک آدمی ۱۰/رکعت پڑھے تو اسے پانچ عمرہ کا ثواب ملے گا؟ یا ہر بار الگ الگ جا کر ۲/۲ رکعت پڑھنی پڑے گی۔

سوال (۲۹): بہت ساری عورتیں اور کچھ مرد بھی کبوتر کے آگے سے دانہ

اٹھا لیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اس دانے کو کھلانے سے جس عورت کو اولاد نہیں اسے اولاد ہو جاتی ہے کیا یہ عقیدہ صحیح ہے؟ یا یہ سمجھنا گناہ ہے؟ دانہ کھلانے سے اولاد ہو ہی جائے گی یہ مان لینا کیسا ہے؟

سوال (۳۰): قربانی کیسے کریں؟ کیا سعودی کی بینک میں پیسے جمع بھرنے سے قربانی ادا ہو جائے گی۔

سوال (۳۱): مسجد قبا اور احد حرم کی حد میں ہیں یا باہر ہیں۔

سوال (۳۲): مدینے میں رمضان میں چندہ دینے کا اعلان یعنی عہد کیا اور انڈیا میں شوال میں پیمنٹ کیا تو کیا رمضان کا ثواب ملے گا۔

سوال (۳۳): کیا جمعہ قائم کرنے کے لئے کچھ شرط ہے؟ دیکھا یہ گیا کہ کئی جگہ ہوٹل کے کمرے میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ جو خود خارجی (یعنی مدینہ یا مکہ سے باہر کا رہنے والا ہے) ۱۰/دن کے لئے مدینہ آیا ہے اور جو شرعی مسافر ہے۔ جس پر خود جمعہ واجب نہیں اس نے خطبہ دیا اور اس کے پیچھے تھوڑے لوگوں نے نماز ادا کی۔ اور یہ کہ نماز عید بھی ہوٹل کے کمرے میں پڑھی جاتی ہے۔ کیا ان کی نماز ادا ہوگی؟ اس سے پہلے یہ بھی دیکھا گیا کہ ہزاروں کی تعداد میں عورتیں جو نماز پنجگانہ اور نماز جنازہ تو حرم کے امام کے پیچھے ادا کرتی تھیں وہ عورتیں بھی ہوٹل سے نکل کر نماز جمعہ اور نماز عید بھی جماعت سے ادا کرتی ہیں۔ اور یہاں تک کہ صف بن جانے پر روڈ پر امام کے آگے نماز ادا کرتی ہیں۔ اور نہ ان کے شوہر نہ

کوئی دوسرا ان کو روکتا ہے اتنے پیرو بابا اور مفتی، مولوی حج وعمرہ کے لئے آتے ہیں مگر وہ بھی چپ چاپ تماشہ دیکھتے ہیں پیچھے مسجد۔ پیچھے امام اور آگے مقتدی۔ امام کے پیچھے مقتدی امام کے آگے مقتدی۔شرع میں ان سب کا کیا حکم ہے؟

سوال (۳۴): اس بار پہلی بار ایسا ہوا کہ سعودی گورنمنٹ نے ایسا قانون بنایا کہ صرف وہی حاجی جس نے احرام پہنا ہے بس وہی حاجی نیچے گراؤنڈ فلور پر کعبہ کا طواف کرے باقی سارے حاجی فرسٹ فلور یا سکنڈ فلور پر طواف کریں۔اب دیکھا یہ گیا کہ لوگ لمبے لمبے چکر سے بچنے کے لئے خالی خالی احرام لپیٹ کر آ گئے نہ مسجد عائشہ اور نہ ہی جعرانہ گئے اور نہ ہی کسی میقات سے احرام پوش ہوکر آئے ہیں۔ وہ صرف اس لئے لپیٹا کہ حرم کے کارکن انہیں محرم سمجھے اور گراؤنڈ فلور پر جا کر آرام سے طواف کریں۔کیا یہ دھوکا نہیں ہے یہ جھوٹ اور گناہ نہیں ہے؟ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

سوال (۳۵): کچھ لوگ رجب۔شعبان اور رمضان کے روزے رکھتے ہیں اور رمضان کے بعد شوال کے روزے رکھتے ہیں کیا یہ روزہ عید کے بعد فوراً رکھنا چاہئے یا پورا مہینے میں کبھی بھی رکھ سکتے ہیں اور یہ ایک ساتھ ہونا چاہئے یا الگ الگ رکھ سکتے ہیں؟

سوال (۳۶): وہ لوگ جو سعودی عرب میں نوکری کرتے ہیں اور سال میں ایک آدھ بار اپنے وطن واپس آتے ہیں وہ سعودی میں بھی مقیم تھے اور گجرات

میں ان کا اپنا گھر ہے اب کسی کی ٹرانجمٹ فلائٹ ہوتی ہے اور کبھی کبھی دس گھنٹے لمبا ہالٹ بھی ہوتا ہے ویسے حج وعمرہ کرنے والوں کو بھی جب ریٹرن میں لمبا ہولڈ ہوتا ہے نہ وہ سعودی میں ہے اور نہ وطن میں ہے اب وہ نماز قصر پڑھے یا وطن کی طرف آرہا ہے یہ سمجھ کر پوری پڑھے اور کیا صرف فرائض ادا کرنے سے کام چل جائے گا یا سنت نفل سب پڑھیں۔

سوال (۳۷): باپ بیٹے میں نہیں بنتی ہے برسوں سے الگ رہتے ہیں دعا سلام تو ہے مگر باپ بہت ناراض رہتا ہے بیٹے نے حج کا ارادہ کیا باپ نے صاف بول دیا میں تجھے نا کہتا ہوں اور روکتا ہوں تو حج کو مت جا۔ مگر بیٹا گیا کیا حج قبول ہوگا؟ ماں ناراض نہیں ہے مگر خاموش ہے۔

سوال (۳۸): حرم کے امام کے پیچھے جو لوگ نماز نہیں پڑھتے وہ لوگ عید کی نماز کا کیا کریں وہ عید کی نماز کب اور کیسے پڑھیں۔

سوال (۳۹): حرم میں اعتکاف کی نیت کر کے پورا نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

سوال (۴۰): ایک دو نہیں کئی ساری عورتوں کو دیکھا گیا کہ مکہ مدینہ شریفین کے ہوٹلوں کے باتھ روم سے صابن اور شیمپو اٹھا کر لے آتی ہیں جب ان سے کہا گیا کہ یہ چوری ہے تو کہتی ہیں کہ یہ کوئی چوری نہیں ہے یہ تو ہمارے لئے ہی روم میں رکھا گیا تھا کچھ نے کہ کہا کہ ہم نے سوپیر سے مانگ کرلیا تھا۔ (سوپیر بھی ہوٹل کا نوکر ہوتا ہے) یہ مالدار طبقہ کی عورتوں کے حالات ہیں جو لاکھوں روپئے

خرچ کرتی ہیں اور چھوٹی چھوٹی چوریاں کرتی ہیں۔ ان کے لئے کیا حکم ہے بیان فرمائیں۔

سوال (۴۱): ایک بڈھی عمر کے چچا میاں کو دیکھا کہ کسی طرح سے مدینہ سے مٹی اٹھالائے اور اب یہ کہتے ہیں کہ جب میں انتقال کروں تو اس مٹی کو میری قبر میں رکھ دینا کیا انہوں نے اچھا کیا؟ کیا ثواب ملے گا۔ یا انہوں نے گناہ کیا؟

المستفتی

ابراہیم بھائی وڑیاوالا

بھاؤنگر گجرات

۲۰۲۲/۵/۲۲

Mohsin-e-Azam Mission

جوابات مع سوالات

سوال (۱): مکہ میں عورتوں کا اکیلے عمرہ کی نیت سے مسجد عائشہ تک آنا جانا اور انڈیا سے بغیر محرم جانا کیسا ہے؟

الجواب (۱): اسلام میں عورت پر فرض حج کی ادائیگی کے لئے بھی محرم مرد یا شوہر کا ہونا شرط ہے چہ جائے کہ عمرہ کے لئے سفر کرنا ہو۔

محرم کے بغیر شرعی سفر کرنا یعنی (۹۲ کلومیٹر) ناجائز ہے۔ خواہ عورت جوان ہو یا بوڑھی ہو۔ اور اگر کوئی عورت مالدار ہے لیکن اس کا شوہر یا کوئی محرم نہیں ہے یا محرم موجود ہے مگر عورت اس کے اخراجات برداشت نہیں کرسکتی تو اسے چاہئے کہ وہ انتظار کرے تا وقتیکہ محرم کا بندوبست ہوجائے یا محرم کے اخراجات کا انتظام ہوجائے اور تاحیات انتظام نہ ہوسکے تو اس پر حج فرض ہونے کے شرائط پورے نہ ہوئے اس لئے اس پر حج کرنا واجب ہی نہ ہوا اس لئے وہ وصیت کرجائے کہ میرے مرنے کے بعد کسی کو حج بدل کرادیں۔ اور اگر بغیر محرم کے سفر کرکے حج یا عمرہ کرے گی تو کراہت تحریمی کیساتھ ادا ہوجائے گا اور محرم کے بغیر سفر کرنے کا گناہ ہوگا۔ (فتاویٰ شامی کتاب الحج ج:۲، صفحہ ۴۶۵)

حدیث پاک میں ہے **"لا یحل لامرأة تومن باللہ والیوم الآخر تسافر مسیرة یوم ولیلة الا مع ذی محرم علیھا"**۔ (بخاری و مسلم) یعنی مسلمان عورت کے لئے شرعی سفر بغیر محرم کے حلال نہیں ہے۔

سوال (۲): حرم میں ہوٹل کے روم میں عورتوں کے ساتھ نامحرم کا ہونا کیا جائز ہے؟اور اگر ناجائز یا حرام ہوتو اس کا ذمہ دار خود عورت یا اس کا شوہر یا اس کا ولی ہے۔

الجواب(۲): اسلام میں بالغ عورت پر پردہ فرض ہے خواہ ہوٹل ہو یا اور کوئی جگہ نامحرم مرد کے ساتھ ہونا بلاشبہ ناجائز ہے۔ چاہے وہ حرم میں ہو یا غیرحرم میں ہواولاً تو خود عورت اس گناہ کی ذمہ داری ہے کیونکہ بے پردگی سے بچنا خود اس کی ذمہ داری ہے البتہ اگر اس گناہ پر اس کا شوہر یا اس کا ولی راضی ہے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے کیونکہ قرآن پاک میں **"تعاونو علی البر والتقوا لا تعاونوا علی الاثم والعدوان"** لہٰذا **"تعاون علی الاثم"** کی بنا پر شوہر اور ولی بھی گنہگار ہوں گے۔

سوال (۳): عورتوں کا امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ فرض نمازیں اور نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہیں؟

الجواب(۳): عورتوں کا مردوں کی جماعت میں حاضر ہوکر فرض نماز ادا کرنا مطلقاً مکروہ ہے درمختار میں ہے **"ویکرہ حضورھن الجماعة"** اور یہی حکم نماز جنازہ کا بھی ہے البتہ تنہا عورتوں کی جماعت مکروہ نہیں ہے درمختار میں ہے **"واعلم ان جماعتھن لا تکرہ فی صلاۃ الجنازۃ"** لہٰذا باپردہ ہوکر الگ سے جنازہ گاہ تک جائیں اور وہاں ان کے لئے الگ تھلگ انتظام ہوتو وہ نماز

جنازہ ادا کرسکتی ہیں کیونکہ حدیث میں اس کا ثبوت ملتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جناہ ادا کی تھی چنانچہ جب حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ انتقال کر گئے تو انہوں نے فرمایا کہ "**ادخلو به المسجد حتى اصلى عليه**" یعنی حضرت عائشہ نے فرمایا کہ سعد بن وقاص کی میت کو مسجد میں لاؤ تا کہ میں ان پر نماز جنازہ پڑھوں (صحیح مسلم ج:۲، صفحہ:٦٦٩)

سوال (۴): مشین سے ذبح چکن/مٹن اور غیر مسلم کا ذبیحہ آن لائن ڈلیوری جو ہندولڑ کے کرتے ہیں اس کا کھانا کیسا ہے پورے سعودی میں یہی ملتا ہے یہ لوگ سویڈن، ڈینمارک وغیرہ عیسائی کنڑی سے امپورٹ کرتے ہیں۔

الجواب (۴): جانور کے ذبح کے شرائط میں سے ہے کہ ذبح کرنے والا عاقل بالغ مسلمان یا اہل کتاب ہو بشرطیکہ وہ اپنے پیغمبر کے اصول اور کتب سماویہ کو بغیر کسی تحریف کے مانتا ہو ادھریہ نہ ہو اور ذبح کرتے وقت اللہ کے ساتھ عیسیٰ پیغمبر وغیرہ کا نام نہ لیتا ہو۔ اور ذبح اختیاری میں یہ بھی ضروری ہے کہ گلے کی چاروں رگیں یا ان میں سے اکثر کٹ جائیں اور ذبح کرنے والا تیز دھاردار آلہ سے ذبح کرے رہا مشینی ذبیحہ تو اس میں یہ سب شرائط نہیں پائے جاتے لہٰذا مشین کے ذریعہ ذبح کرنا خلاف شرع ہے اور مشینی ذبیحہ حلال نہیں ہے ہاں اگر مشین کا کام صرف اس حد تک ہو کہ وہ جانور کو قابو کرنے اور اس عمل سے جانور کی

موت واقع نہ ہواور مشین جانور کو گزارتی جائے اور مشین کے چھری پھیرنے کے بجائے وہاں مسلمان یا اہل کتاب کھڑے ہوکر اپنے سامنے سے گزرتے ہوئے جانوروں کو باری باری ہر ایک پر تسمیہ پڑھتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے تیز دھار دار آلے کی مدد سے ذبح کریں تو اس صورت میں ذبیحہ حلال اور اس کا کھانا جائز ہوگا۔

آن لائن غیر مسلم کا ذبیحہ جو ہندولڑکے کرتے ہیں بلا شبہ حرام ہے اور باہر ممالک خاص کر غیر مسلم ملک سے جو گوشت درآمد کیا جاتا ہے ان کے بارے میں معلوم نہیں کہ ذبیحہ مسلم کا ہے یا غیر مسلم اور شرعی طریقہ سے ذبح کیا جاتا ہے یا نہیں اس لئے مسلمانوں کو ایسے ممالک سے درآمد گوشت کو کھانے سے بچنا چاہئے حدیث پاک میں ہے "**الحلال بین والحرام بین وبینهما مشتبهات لا یعلمهن کثیر من الناس فمن التقی استبرألدینه وعرضه ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام**" (مشکوٰۃ) حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اوران دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جو اکثر لوگ نہیں جانتے لہٰذا جس شخص نے مشتبہ چیزوں سے پرہیز کیا اس نے اپنے دین س اور اپنے عزت کو محفوظ کیا اور جو شخص مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہوا وہ حرام میں مبتلا ہوگیا۔ ہاں اگر یقینی طور سے معلوم ہو کہ درآمد شدہ گوشت میں شرعی ذبح کا لحاظ رکھا گیا ہے اور پوری تحقیق ہو تو کھانا درست ہے۔ ورنہ صرف پیکٹ یا ڈبہ پر صرف حلال لکھے ہونے پر اعتبار

نہیں کیا جائے گا۔

سوال (۵): کچھ لوگ احرام نہیں باندھتے احمد آباد۔ ممبئی سے مکہ بغیر احرام آتے ہیں ایسا کرنا کیسا ہے؟

الجواب (۵): آفاقی جو شخص حج یا عمرہ کی نیت سے احرام باندھے بغیر حدود حرم سے گزرتے ہوئے جدہ ایئرپورٹ پر اتر جائے تو اس پر دم یعنی بکری وغیرہ کی قربانی لازم ہوگی۔ اور اب اگر وہ شخص واپس اپنے یا دوسرے میقات یا کسی بھی میقات کے محاذات میں جا کر احرام باندھ لے تو اس پر میقات سے بغیر احرام کے گذرنے کا جرم ساقط ہو جائے گا چنانچہ درمختار مع ردالمختار میں ہے۔ ”**آفاقی مسلم بالغ یرید الحج ولو نفلا او العمرة وجاوز وقته ثم احرم لزم دم کما اذالم یحرم فان عاد الی میقات ما ثم احرم سقط دمه**“ اور جو شخص کہ اس کا ارادہ حدود حرم میں جانے کا نہ ہو بلکہ حدود حرم سے باہر حل ہی میں رہنے کا ہو تو وہ حل کے لئے میقات سے بلا احرام گذر سکتا ہے۔ ردالمختار میں ہے ”**اما لو قصد موضعا من الحل مما بین المیقات والحرم اما لو قصد من الحل کخلیص وجده**“ واضح رہے کہ میقات اور حرم کے درمیان جو مقامات ہیں انہیں حل کہا جاتا ہے۔ جیسے خلیص اور جدہ۔

سوال (٦): کچھ لوگ حلق نہیں کرتے کیا یہ گناہ ہے۔

الجواب (٦): حاجی یا معتمر بغیر حلق کے اگر احرام کھول دیں تو یہ بلاشبہ گناہ

ہے حاجی کا حکم یہ ہے کہ حج کے بعد ابھی وہ مکہ ہی میں ہواور ایام قربانی باقی ہوتو حلق کرلے یا کرالے تاخیر کی وجہ سے کوئی دم نہیں واجب ہوگا اور اگر ایام نحر یعنی قربانی کے دن گذر جانے کے بعد کرائے گا تو ایکدم واجب ہوگا اور اگر ایام قربانی بھی گذر گئے اور حرم سے باہر آ گیا اور پھر حلق کرایا تو دودم واجب ہو گئے البتہ حلق کرالینے کی صورت میں بہر حال حلال ہوجائے گا۔ درمختار میں ہے **"او حلق فی حل بحج فی ایام النحر فلو بعدھا فدمان قوله فدمان ای دم للمکان و دم للزمان قوله لاختصاص الحلق ای لهما بالحرم واللحج فی ایام النحر"**۔ اور معتمر کا حکم یہ ہے کہ عمرہ کے بعد یعنی طواف کعبہ معظّمہ اور سعی صفاء کے بعد حلق نہ کیا اور احرام کھولدیا تو حرم میں رہتے ہوئے حلق کرلے یا کرالے تو کوئی دم نہیں اگر حلق کے لئے بغیر واپس حل یعنی حرم سے باہر آ گیا تو ایک دم واجب ہوگا کیونکہ عمرہ میں صرف دم للمکان ہے دم للزمان نہیں ہے۔

واضح رہے کہ حج اور عمرہ کے سلسلے میں جو دم واجب ہوتا ہے اس کا حرم کی حدود میں ہی ذبح کرنا ضروری ولازم ہے۔ حدود حرم سے باہر کسی اور جگہ ذبح کرنے سے دم ادا نہیں ہوگا لہٰذا حدود حرم میں خود جا کر دم ادا کرے یا اپنا کسی کو وکیل بنادے تو ایسی صورت میں عمرہ ادا ہوجائے گا۔ فتح القدیر میں ہے۔ **"لا یجوز ذبح الهدایا الا فی الحرم بقوله تعالیٰ فی جزاء الصید ، هدیا بلغ**

الکعبة المائدہ فصار اصلا فی کل دم ھو کفارة ولا ن الھدی اسم لما یھدی الی مکان ومکانه الحرم قال صلی اللّٰہ علیه وسلم منی کلھا منحرو فجاج مکة کلھا نحر" (فتح القدیر، ج: ۳، صفحہ ۱۶۳)

سوال (۷): جن لوگوں نے حرم کے امام کے پیچھے نماز پڑھی اگر ان کی نماز نہیں ہوئی تو کیا وہ بندہ نماز چھوڑنے کے گناہ میں ہوا؟ اگر ہوگئی تو کیسے ہوئی اور گناہ ہوئے تو کتنے گناہ ایک لاکھ یا صرف ایک؟

الجواب (۷): حرمین طیبین کی دونوں مساجد میں امام ابن عبدالوہاب نجدی کے عقیدے کے پیروکار ہیں یہ تحقیق شدہ بات ہے۔ اور علامہ ابن عابدین شامی قدس سرہٗ نے ردالمختار میں لکھا ہے کہ نجدیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مسلمان صرف وہی ہیں ان کے علاوہ دنیا کے مسلمان مشرک ہیں۔ اور دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولانا حسین احمد ٹانڈوی نے الشہاب الثاقب میں لکھا ہے کہ وہابیہ نجدیہ شان رسالت میں انتہائی گستاخانہ کلمات استعمال کرتے ہیں۔ اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو مشرک مانتے ہیں۔ لہٰذا سارے جہاں کے مسلماں تو درکنار صرف ایک مسلمان کو جو کافر کہے وہ خود کافر ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے اور امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ کسی نبی کی معمولی گستاخی کرنے والا بھی کافر ہے۔ اس لئے نجدی اپنے کفری عقائد کی بنیاد پر کافر و مرتد ہیں اور جو کافر و مرتد ہو اس کی نماز نماز نہیں نہ اس کے پیچھے کسی کی نماز درست ہے۔ اس وجہ سے نجدی امام کے

پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ان کے پیچھے پڑھنا ایسا ہے گویا نماز قضا کردی۔ مکہ معظّمہ کی شان یہ ہے کہ وہاں جہاں ایک نیکی پر لاکھ ثواب ملتا ہے۔ وہیں ایک گناہ پر لاکھ گناہ بھی ملتا ہے۔تو جن لوگوں نے نجدی امام کے پیچھے نماز پڑھی جو حقیقت میں قضاء ہوئی۔ اب ان نمازوں کو قضا کرنے کا گناہ کتنا ہوگا بندہ مومن خود سوچ لے۔ رہی بات جماعت کی تو جماعت کا ثواب اس وقت ملے گا جب نماز صحیح ہوجائے اور جب نماز ہی نہیں تو ثواب کہاں سے ملے گا۔ چنانچہ فتاویٰ شارح بخاری ج: ۳، صفحہ ۳۷ میں ہے جو لوگ نجدیوں کے عقائد کفریہ پر مطلع ہوں اور یہ جانتے ہوں کہ امام نجدی ہے پھر بھی اس کے پیچھے پڑھ لیں وہ لوگ یقینا سخت گنہگار ہیں اور نماز کے تارک ہوں گے لیکن جو لوگ نجدیوں کے عقیدے سے واقف نہیں جیسے عام حجاج اور وہ لوگ نماز پڑھ لیتے ہیں تو ان پر کوئی مواخذہ نہیں۔فتاویٰ شارح بخاری کتاب العقائد ج: ۳، صفحہ ۳۷۔

سوال (۸): کچھ لوگ کبوتر کو دانے کھلاتے ہیں اور اسے بہت زیادہ ثواب کا کام سمجھتے ہیں کبھی کبھی دانے اتنے زیادہ ہوجاتے ہیں کہ سوپر اسے اٹھا کر کچرے کے ڈبے میں ڈال دیتے ہیں کیا یہ دانے کھلانا صحیح میں زیادہ ثواب کا کام ہے؟ یا لوگوں کا وہم ہے۔

الجواب (۸): کبوتروں کو دانہ کھلانا بلا شبہ ثواب کا کام ہے چنانچہ حدیث پاک میں ہے ”**فی کل کبد رطبة اجر هر**“ ایک بطن کو پر کردینے میں ثواب

ہے۔ چاہے وہ انسان ہوں یا جانور اس حدیث پاک کا شان نزول تو ایک جانور کتا ہے جو کہ پیاس کی شدت سے تڑپ رہا تھا کنواں کے پاس آیا مگر پانی پینے کا کوئی ذریعہ نہ تھا ایک صحابی دیکھ رہے تھے انہیں ترس آیا وہ کنواں میں اترے اپنے خف میں پانی بھرا اور اس کا منھ بند کر کے لائے کتے کو پلایا۔ حدیث پاک میں ہے کتے نے اللہ کا شکرادا کیا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے صحابی رسول کی مغفرت کردی۔ الفاظ حدیث ہیں " **فشکر اللّٰہ له فقال فی کل کبدرطبة اجر**" (بخاری و مسلم بروایت ابو ہریرہ) جس سے ثابت ہوتا ہے کہ کبوتروں کو دانہ کھلانا بھی کار ثواب ہے۔ البتہ زیادتی درست نہیں کہ اتنے دانے ڈال دیں کہ زمین پر ڈھیر لگ جائے برباد ہو جائے تضیع مال ہو کچرے کی گاڑی میں اٹھا کر لیجائیں اس قدر بلاشبہ اسراف وتبذیر ہے قرآن پاک میں ہے " **ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین**" فضول اور بے جا خرچ کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں تبذیر کا معنی ہی ہے غیر ضروری طور پر خرچ کرنا یعنی جس کا حق ہے اس پر نہ خرچ کیا جائے یہی تبذیر ہے جو جائز نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے زیر آیت یہی تفسیر مروی ہے **تبذیر الانفاق فی غیر حق** جیسے کہ علامہ اسماعیل حقی اور علامہ ابن عابدین شامی نے مزارات پر چادروں کو چڑھانے کے بارے میں لکھا ہے کہ اولیاء کرام اور علماء کبار کے مزارات پر ان کی تعظیم کے نقطہ نظر سے چادر چڑھانا جائز ہے۔ لیکن اس میں افراط اور بے

اعتدالی کرنا صحیح نہیں ہے اس صورت میں اسراف وگناہ ہے لہٰذا کبوتروں کو اتنا دانہ ڈالیں کہ اسراف نہ ہو تو جائز ہے ورنہ گناہ ہے۔

سوال(۹): کیا نمازی کے آگے سے حرم میں نکلنا جائز ہے؟

الجواب(۹): حدیث پاک میں ہے "**عن المطلب بن وداعة انه رای النبی صلی اللہ علیه وسلم یصلی مما یلی باب بنی سهم والناس یمرون بین یدیه ولیس بینهما سترة**"۔ مطلب بن وداعہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی سہم کے قریب نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ سامنے سے گذر جاتے تھے حالانکہ درمیان میں سترہ نہیں تھا۔ اسی حدیث پاک سے استنباط کرتے ہوئے فقہاء فرماتے ہیں کہ مسجد حرام میں دیگر مساجد کی طرح نمازی کے مقام سے دو صفوں کی جگہ چھوڑ کر گذرنا جائز ہے۔ اس حد کے اندر گذرنا جائز نہیں ہے۔ مگر طواف کرنے والے سجدے کی جگہ چھوڑ کر گذر سکتے ہیں اور اگر شدید مجبوری کی حالت ہو تو اس میں بھی کھلے عام نمازی کے آگے سجدے کی جگہ کے اندر سے گذرنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ بلکہ اس صورت میں کسی دوسرے شخص کو آگے کر کے سترہ بنا کر گذرنا چاہئے۔ بوقت ضرورت اس کی گنجائش ہے۔ ھکذا فی ردالمختار ج۱، صفحہ ۵۹۴

سوال(۱۰): اکثر ٹورس والے بہت زیادہ کھانا پکاتے ہیں اور بچا ہوا سارا کھانا ڈسٹبین یعنی کچرے کی پیٹی میں ڈالتے ہیں اور بہت سارے حاجی پلیٹ

میں بہت کھانا اٹھاتے ہیں اور تھوڑا کھاتے ہیں اور زیادہ پھینکتے ہیں اور اسے گناہ نہیں سمجھتے کیا اس کا حساب نہیں ہوگا۔

الجواب (۱۰): اسی قسم کا سوال نمبر ۸ ہے جس کا جواب دیا جسکا ہے۔ تاہم یہ بات عرض کردوں آج کچھ لوگ اپنی مالداری دکھلانے کے لئے اس طرح زیادہ کھانا پکا کر اس کو بجائے اس کے کہ غرباء فقراء میں بانٹ دیں اسے کچرا کے ڈبہ میں ڈالنا بہتر جانتے ہیں یہ نہایت خراب اور ناجائز کام ہے۔ اور مال کو ضائع کرنا ہے۔ ایک ایک دانہ کا حساب دینا ہوگا البتہ جو لوگ اس فعل شنیع کو گناہ نہیں سمجھتے ان کا حکم یہ کہ اگر گناہ نص قطعی سے ثابت ہو اور اس کا کرنے والا گناہ نہ جانے تو فقہاء کے نزدیک اس پر حکم کفر عائد ہوگا اگر دل میں یہ خیال ہو کہ بہت بڑا گناہ ہے اور شیطان کے بہکاوے میں آکر کر بیٹھے تو اس صورت میں ایمان نہیں جاتا البتہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا اور اگر استہزاء واستخفا فا کرتا ہے تو ایمان کی سلامتی کا خطرہ ہے۔ چنانچہ شرح فقہ اکبر میں ہے "**ان استحلال المعصية اذا اثبت کو نها معصية بدلالة قطعيه وکذالا ستهانة بها کفر بان يعد ها هنية سهلة وير تکبها من غير مبالاة بها ويجر يها مجرى المباحا ت فى ارتکابها وکذالا ستهز ا على الشريعة الغراء کفر لا ن ذالک من امارات تکذيب الا نبياء عليهم السلا م**" (شرح فقہ اکبر ملا علی قاری) اور یہ بات قرآن سے ثابت ہے کہ تبذیر واسراف مال میں

حرام ہے لہٰذا جو شخص حاجی ہوکر یا کوئی بھی ایسا کرے تو اس پر توبہ لازم ہے۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ اس کا کرنے والا اسے ہلکا جانے۔ **اشد الذنوب مااستھان صاحبه۔**

سوال (۱۱): بہت سارے لوگ مانتے ہیں کہ سعودی حق پر ہے اس لئے تو حکومت ان کی ہے اور حرم کا انتظام ان کے ہاتھوں میں ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں اور ان کے بیان بھی سنتے ہیں۔ اور جاتے وقت بگڑ کر جاتے ہیں ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں ان کو کیا جواب دیا جائے۔

الجواب (۱۱): سوال نمبر ۷ میں سعودیوں کے عقیدے پر مختصر لکھا ہے۔ اور یہ بات ذہین نشین رہے کہ ''**ان الاسلام یعلوو لا یعلی**''اسلام اپنی حقانیت کی بنیاد پر سربلند ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں سارے لوگ اس کے حق اور سچ ہونے کی وجہ سے اس کے محتاج ہیں۔ رہا یہ کہنا کہ ان کی حکومت ہے اس لئے وہ حق پر ہے غلط ہے بروقت ہندوستان پر مودی حکومت میں ہے تو کیا یہ کہنا درست ہوگا کہ اس کا بت پرستی کرنا درست ہے؟ اور آگے بڑھ کر تاریخ مکہ پر نظر ڈالیں ابوجہل۔ ابولہب وغیرہ سردار مکہ اور حرم پاک کے رہنے والے اور رکھوالے تھے تو کیا انہیں بھی کہیں گے کہ وہ حق پر تھے۔ ہرگز نہیں اسلام کو پہچاننے کا معیار حکومتیں نہیں ہیں بلکہ قرآن وحدیث ہے اگر قرآن وحدیث کے معیار پر کھرا ہے تو حاکم کیا غریب محکوم وہی مسلمان ہے۔ دراصل آل سعود کے شیخ محمد بن

عبدالوہاب نجدی نے جوفروغ توحید کا مشن چلایا تھا اس کے آڑ میں اس نے شان رسالت میں گستاخی کو جائز ٹھہرایا۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مجبور محض کہا۔ عطائی غیب کا انکار کیا میلاد مصطفی منانا شرک جلی لکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر انور کو صنم اکبر لکھا صحابہ اور ام ام المومنین کے قبروں پر سے قبوں کو ڈھا دیا حتی کہ قبروں کے نشانات ختم کردائیے۔ مزارات کی زیارت و تبرکات سے استفادہ کرنا شرک لکھا یہ وہ تمام عقائد وہابیہ ہیں جس کا بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی ہے۔ جس نے عینیہ سے تحریک توحید کے نام سے مشن چلایا اور جب اس کے خلاف علماء صالحین نے تعاقب کیا تو بھاگ کر درعیہ میں پناہ لیا اور محمد بن سعود سے معاہدہ کیا اور آل سعود نے محمد بن عبدالوہاب کے مشن کو حکومتی سطح پر اسے فروغ دیا جو آج تک چلا آرہا ہے۔ مزید معلومات کے لئے تاریخ نجد و حجاز کا مطالعہ کریں۔ لہٰذا تمام اہل سنت نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں نہ ان کے بیانات سنیں۔ اور نہ ان کے لئے دعائیں کریں بلکہ یہ دعا کریں کہ مولیٰ تیرے پیارے حبیب کا پیارا چمن کیا برباد الٰہی نکلے یہ نجدی بلا مدینے سے (از مفتی اعظم علیہ الرحمہ)

سوال (۱۲): کیا حج بدل کی طرح عمرۂ بدل کرسکتے ہیں۔

الجواب (۱۲): ایک مرتبہ لقیط بن عامر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میرا باپ بوڑھا ہے حج کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی عمرہ کرسکتا ہے اور

نہ ہی اونٹ پر سوار ہوسکتا ہے ان کے لئے کیا حکم ہے؟ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ ادا کرو! مذکورہ روایت سے ثابت ہوا کہ حج بدل کی طرح عمرہ بدل بھی کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اس بات کا خیال ضرور رہے کہ جس کی طرف سے بدل کیا جارہا ہے احرام باندھتے وقت اس کا نام ضرور لے اور نیت کرے۔ دراصل حج بدل ہو یا عمرۂ بدل یہ ایک طور سے نوافل و صدقات کر کے ایصال ثواب کرنا ہے جو شرع مطہرہ نے اس پر کوئی پابندی نہیں لگائی ہے بلاشبہ جائز ہے۔

سوال (۱۳): آب زمزم کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ ایک لیٹر یا اس سے بھی زیادہ سادے پانی میں اگر ایک قطرہ بھی زمزم ملا دے تو وہ سارا پانی زمزم بن جاتا ہے یعنی سادے پانی میں بھی زمزم کی تاثیر آجاتی ہے۔ اور اب اس پانی سے بھی وہ سب فائدے حاصل ہوتے ہیں کیا یہ سچ ہے۔

الجواب (۱۳): آب زمزم کو عام پانی کے زیادہ مقدار میں ملا دینے سے اس پانی میں زمزم کی برکت اور فضیلت منتقل ہوجاتی ہے لہذا اسے بھی آب زمزم کہا جا سکتا ہے۔ چنانچہ فقہ اسلامی کی کتابوں میں ہے ترجمہ: کسی نے قسم کھایا کہ زمزم کے پانی کے گھڑے سے کچھ بھی نہیں پیوں گا اس کے بعد اس گھڑے میں دوسرا پانی ڈال دیا اور نہ پانی غالب ہوا زمزم مغلوب ہوگیا امام محمد کے نزدیک حانث ہوجائے گا۔" **اذا حلف علی قدر من ماء زمزم لا یشرب منه شیا**

وصبه فی ماء آخر حتی صار مغلوبا وشرب منه یحنث عند محمد رحمه اللّٰه'' معلوم ہوا کہ آب زمزم بھلے ہی مقدار میں کم ہو مگر پانی اس قدر ہو کہ اس میں مکمل مل جائے تو وہ بھی اس کے حکم میں ہے اور سارے آداب زمزم ہی کی طرح بجالانا ہوگا مثلاً کھڑے ہو کر پینا تین سانس میں پینا۔قبلہ رخ پینا وغیرہ اس اصل کی حدیث پاک میں موجود ہے۔

''عن طلق بن علی رضی اللّٰه عنه قال خرجنا وفدا لی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فبایعناه وصلیناه واخبرناه ان بارضنا بیعة لنا فاستوهبناه من فضل طهوره فدعا بماء فتوضأ وتمضمض ثم صبه لنا فی ادواة وأمرنا فقال اخرجوا فاذا تیتم ارضکم فاکسروا بیعتکم وانضحوا مکانها بهذا الماء واتخذوا هامسجداً قلنا ان البلدا بعید والحر شدید والماء ینشف فقال مدوه من الماء فانه لا یزیده الا طیبا'' ۔رواہ النسائی

حضرت طلق بن علی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہم ایک وفد کی شکل میں نکلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو ہم سب نے حضور کی بیعت قبول اور ان کے ساتھ نماز ادا کیا اور ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا کہ ہمارے سرزمین پر ایک گرجا گھر ہے اور ہم سب اس کو آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی صاف کر کے ہبہ کرنا چاہتے ہیں۔تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگایا اور وضو کیا پھر

کلی کیا اور ہمارے برتن میں ڈال دیا اور حکم دیا کہ جاؤ اور جب تم اپنی سرزمین پر پہونچو تو اپنا گرجا گھر توڑ ڈالو اور اس کی جگہ یہ پانی بہادو اور اس جگہ مسجد بنا ڈالو۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ شہر دور ہے گرمی شدید ہے وہاں پہنچنے تک پانی خشک ہوجائے گا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی میں اضافہ کرلو کیونکہ جس کو تم زیادہ کروگے سب پاکیزہ ہی ہوگا۔

معلوم ہوا کہ حضور کے بچے ہوئے پانی میں دوسرا پانی مل جائے تو اس کا بھی حکم وہی ہے اسی طرح زمزم میں اگر دوسرا پانی مل جائے تو اس کا بھی حکم وہی ہوگا۔ لہٰذا سارے آداب آب زمزم کے بجالانے ہوں گے۔

سوال (۱۴): نماز کا وقت ہوگیا تو چلتے جہاز میں نماز ادا کرلی سمت کا پتہ نہ تھا اب کیا اس نماز کو دہرانا ضروری ہے؟

الجواب (۱۴): چلتے جہاز میں نماز کا وقت آجائے اور باوضو ہوکر سمت قبلہ رخ کرکے نماز ادا کرلے تو نماز ہوجائے گی۔ البتہ جہاز میں نماز سیٹ سے علیحدہ ہوکر کسی خالی جگہ پر قیام اور سجدہ اور رکوع کے ساتھ ادا کی جائے تو بعد میں زمین پر اترنے کے بعد دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا وہ نماز کافی ہوگی اور کسی خالی جگہ پر قیام، رکوع اور سجدے کیساتھ ادا نہیں کی بلکہ سیٹ پر بیٹھے بیٹھے اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرکے پڑھا تو جہاز سے اترنے کے بعد فرض کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

سوال (۱۵): عورتوں کی ایک نئی بات یہ سنی گئی ہے کہ بازار سے نئے

دوپٹے خرید کر حرم میں مصلیٰ کی جگہ بچھا کر اس پر نماز پڑھے تو جس عورت کو بچے نہیں ہوتے ہیں اس کو بچے ہوجاتے ہیں۔ کیا ایسا عقید رکھنا گناہ نہیں ہے؟ اور جو مرد حضرات اپنی عورتوں کو ایسے کاموں سے نہیں روکتے وہ کیا اس گناہ میں شامل نہیں ہیں؟

الجواب(۱۵): کسی عورت کو بچہ پیدا ہونا نہ ہونا یہ سب تقدیر الٰہی سے۔ چنانچہ اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو بے ماں اور باپ کے پیدا کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے باپ کے پیدا فرمایا یہ سب اللہ کی قدرت کاملہ ہے وہ جس طرح چاہے دنیا میں پیدا کرنا وہ مسبب الاسباب ہے ذریعہ بنا دیتا ہے تو الدو تناسل کے لئے مرد وعورت کو سبب بنایا آج پوری بنی نوع انسان اسی طرح سے جاری وساری ہے ان میں سے کسی کو صاحب اولاد بنایا کسی کو بے اولاد ہی رکھا عورتوں میں کسی کو زرخیز بنایا کسی کو بانجھ رکھا ان کے اندر بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت ہی نہ رکھی۔ لہٰذا عورتوں کا یہ سمجھنا غلط ہے اس در کعبہ کی برکت سے ہی رب تعالیٰ عطاء کرسکتا ہے کیا حرم کی سرزمین سے بڑھ کر بازار کا کپڑا متبرک ہوگا؟ بلاشبہ ایسا عقیدہ رکھنا گناہ ہے اس سے انہیں روکا جائے ان کے شوہروں پر بھی ضروری ہے کہ انہیں اس وہمی عقیدہ سے منع کریں۔ واللہ الموفق وھوالمستعان۔

سوال (۱۶): عصر کے بعد طواف کی واجب نماز کا کیا حکم ہے؟ کیا نماز پڑھی جائے؟

الجواب(۱۶): حنفی مسلک میں عصر کے بعد طواف کی دو رکعت پڑھنا جائز نہیں۔ وہ اتنا توقف کرے کہ مغرب کا وقت آجائے پھر مغرب کی نماز پڑھ کر وہ دو رکعت پڑھے اس کے بعد سعی کرے اس کے بعد بال کٹوائے۔ **"قال الحصکفی وکرہ تحریما صلاۃ مطلقا ولو قضاء او واجبۃ او نفل مع شروق واستواء وغروب** (درمختار مع ردالمختار وکذا فی الھندیہ)

سوال (۱۷): امام یقینی اہل حدیث ہو تو حرم کی اذان و امام کی قرأت نماز جنازہ وغیرہ کا کیا حکم ہے۔

الجواب (۱۷): حضرت خزیمہ بن یمان بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے امت پر ایسے شخص کا خوف ہے جو قرآن پڑھے گا اس کا رنگ اپنائے گا اسلام کی چادر اوڑھے گا پھر وہ اسلام کو پس پشت ڈال دے گا اور مسلمان پر تلوار لے چڑھ دوڑے گا اور مسلمان کو مشرک کہے گا میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی مشرک کون ہوگا؟ فرمایا وہ خود مشرک ہوگا۔ تفسیر ابن کثیر سورہ اعراف آیت ۱۷۶۔

معلوم ہوا کہ سب کچھ مسلمان کی طرح ہونے کے باوجود مسلمان نہیں اسی طرح ان اہل حدیث لوگوں کا حال جو محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار ہیں اور اس کے عقیدے پر متفق ہیں۔ جس نے اپنے ہم عقیدہ مسلمانوں کے علاوہ تمام مسلمانوں کو مشرک گردانا اور ان کے قتل کو مباح و جائز جانا حضور اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم کی شان میں گستاخیاں کی۔لہٰذا اس کا حکم وہی ہے جو حضرت خزیمہ بن یمان کی حدیث سے ثابت ہے کہ تمام مسلمانوں کو کافر کہے وہ خود کافر ہے اس کی نماز نماز نہیں۔اذان، قرأت نماز جنازہ وغیرہ سب بیکار ہے۔

سوال(۱۸): عورتوں کی نماز روم میں بہتر ہے یا حرم میں؟

الجواب(۱۸): حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول مجھے آپ کیساتھ نماز ادا کرنا محبوب ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے کہ تمہیں میرے ساتھ نماز ادا کرنا محبوب ہے لیکن تمہارا گھر کی کوٹھری میں نماز ادا کرنا گھر کے صحن میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور گھر میں نماز ادا کرنا محلے کی کسی مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور محلے کی مسجد میں نماز ادا کرنا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔ چنانچہ امام حمید ساعدیہ رضی اللہ عنہا کے لئے گھر کے اندرونی کوٹھری میں نماز کی جگہ بنائی گئی جہاں وہ نماز پڑھتی رہیں یہاں تک کہ اللہ کو پیاری ہوگئیں۔

البتہ اگر کسی وقت خواتین طواف کی غرض سے بیت اللہ شریف کو دیکھنے کے لئے مسجد حرام میں یا حضور پر درود وسلام پڑھنے کے لئے مسجد نبوی میں آئیں اور وہاں نماز یا تراویح کی جماعت ہورہی ہو تو وہ وہاں جماعت میں شریک ہوسکتی ہیں۔لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ خواتین کی مخصوص جگہ میں نماز ادا کریں۔مسجد میں

مردوں کے درمیان کھڑی نہ ہوں۔

سوال (۱۹): کیا شافعی امام کے پیچھے حنفی مقتدی کی نماز ہوجائے گی؟ وہ سر کا مسح نہیں کرتے۔

الجواب(۱۹): حنفی کی نماز شافعی امام کے پیچھے اس وقت صحیح ہے جب وہ ہمارے مذہب کی رعایت کرتا ہو اور اختلاف کی جگہوں سے بچتا ہو بایں طور کہ سبیلین کے علاوہ سے بھی اگر نجس چیز نکلے تو وضو کر لے ماء مستعمل سے وضو نہ کرے اور نہ ایسے ٹھہرے قلیل پانی سے وضو کرے جس میں نجاست پڑ گئی ہو۔ چنانچہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے۔" **والا قتداء بشافعی المذهب انما یصح اذ کان الامام یتحامی مواضع الخلاف بان یتوضأ فی الماء الراکد القلیل و لا بالماء المستعمل**"۔ اسی طرح فتاویٰ فیض الرسول میں ہے کہ اگر شافعی نے ایسا کام کیا جو ہمارے مذہب کے مطابق وضو توڑنے والا ہے یا نماز کو فاسد کرنے والا ہے۔ جیسے کہ منھ بھرقی ہونے یا غیر سبلین سے خون وغیرہ نکل کر بہنے کے بعد وضو نہ کیا یا ماء مستعمل سے وضو کیا یا وضو میں چوتھائی سر سے کم مسح کیا صاحب ترتیب ہو کر یاد ہوتے ہوئے اور وقت میں وسعت کے باوجود قضا نماز پڑھے بغیر وقتی نماز شروع کردی یا کوئی فرض ایک بار پڑھ کر پھر اسی نماز کی امامت کر رہا ہو تو ایسے شافعی امام کی اقتدا میں حنفیوں کی نماز درست نہیں۔

سوال (۲۰): نماز کے وقت میں فرق خاص کر کے عصر کو ظہر کے وقت ادا

کرتے ہیں کیا صحیح ہے؟

الجواب(۲۰): دونمازوں کو اکٹھا ادا کرنے کے بارے میں دوصورتیں ہیں ایک کو جمع حقیقی کہتے ہیں ۔یعنی دونمازوں کو ایک وقت میں ادا کرنا۔اور دوسری صورت کو جمع صوری کہتے ہیں یعنی ایک نماز کو مؤخر کر کے اس کے آخری وقت میں ادا کرنا ۔اور دوسری نماز اس کے شروع وقت میں ادا کرنا۔تو دونونمازیں اپنے اپنے وقت میں ادا ہوئیں۔مگر صورتاً ہوئیں دونوں کے درمیان جمع پایا جارہا ہے کیونکہ بظاہر دونوں ایک ساتھ ادا ہوئیں۔احناف کے نزدیک قرآن وحدیث کی روشنی میں جمع حقیقی صرف عرفات و مزدلفہ میں جائز ہے وہ بھی صرف دو نمازوں کو ظہر اور عصر اور مغرب وعشاء میں اور صرف حاجیوں کے لئے شرائط کے ساتھ۔ان کے علاوہ کسی بھی موقع پر جمع بین الصلوٰۃ حقیقی جائز نہیں۔حدیث پاک میں ہے "**کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الصلوٰۃ لوقتها الا بجمع وعرفات**" اور قرآن پاک میں بھی تاکید آئی ۔" **ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا**"۔نماز مومنین پر اپنے مقررہ وقتوں میں ادا کرنا فرض ہے۔البتہ ضرورت وقت کے جمع صوری جائز ہے۔جیسا کہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ظہر کو مؤخر کرتے تھے اور عصر کو مقدم کرتے تھے۔اور مغرب کو مؤخر کرتے اور عشا کو مقدم کرتے ۔ان کے علاوہ تمام احادیث جن میں دونمازوں کو جمع کرنے کی بات

ہے وہ سب جمع صوری پر محمول ہے۔ درمختار میں ہے ”**لا جمع بین فرضنین فی وقت بعذر سفر و مطر خلافاً للشافعی وما رواہ محمول علی الجمع الصوری فعلا لا وقتافان جمع فسدلو قدم الفرض علی وقتہ و حرم لو عکس ای اخرہ عنہ وان صح الا لحاج بعرفۃ و مزدلفۃ**“۔

لہٰذا حنفی مسلک کے ماننے والوں پر اسی کی تقلید واجب ہے البتہ سعودیہ میں چونکہ کثرت سے حنبلی ہیں اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک سفر وغیرہ دونمازوں کو ایک وقت میں پڑھنے کی گنجائش ہے۔ مگر احناف کے یہاں ہرگز جائز نہیں ہے۔

سوال (۲۱): زکوٰۃ لے کر حج کو جانا کیسا ہے؟ اور کیا ان کو زکوٰۃ دینے والا گنہگار ہوگا۔

الجواب (۲۱): زکوٰۃ کے مستحق کو ایسی رقوم کو مالکانہ قبضہ کے طور پر دیدی جائے او وہ اس رقم سے حج کرے تو بلا شبہ جائز ہے۔ البتہ صدقات نافلہ کے ذریعہ لوگوں کو حج کرایا جا سکتا ہے۔ زکوٰۃ لینے والا اگر مستحق ہے تو دینے والا گنہگار نہیں بلکہ وہ اجر کا مستحق ہوگا۔ ھکذا فی الدر المختار۔

سوال (۲۲): قرض ادا نہ کرنے والے کے حج کا کیا حکم ہے۔

الجواب (۲۲): اگر کوئی شخص مقروض یعنی اس کے ذمہ قرض ہے یا کسی دوسرے کا مالی حق ہے تو اسے چاہئے کہ اولا قرض یا دوسرے کا مالی حق ادا کرے پھر حج کو جائے۔ یہی اس کے لئے بہتر ہے لیکن اگر وہ قرض ادا کئے بغیر بھی حج کر

لیتا ہے تب بھی اس کا حج صحیح و ادا ہوجائے گا۔ البتہ ایسا کرنا شرعا مکروہ ہے۔ چنانچہ فتاویٰ قاضخان میں ہے" **وان كان فى ماله وفاء با لدين يقضى الدين ولا يحج ويكره الخروج الیٰ الغزو والحج لمن عليه الدين**"۔

سوال (۲۳): مدینے میں امام پیچھے اور مقتدی آگے، یہ کیسی نماز ہے؟

الجواب (۲۳): مذہب حنفی میں مسئلہ یہی ہے کہ مسجد حرام میں جو مقتدی امام کی جہت میں امام سے آگے کھڑے ہوں گے ان کی نماز نہیں ہوگی کیونکہ باجماعت نماز میں اقتدا صحیح ہونے کے لئے یہ لازم ہے کہ مقتدی امام سے آگے نہ بڑے۔ بحر الرائق میں ہے۔" **لا ن من المعلوم ان من تقدم على امامه فسدت صلا ته**"۔ ھکذا فی الدر والردو فی فتاوی الھند۔

سوال (۲۴): وادی محسر کیسے پتہ چلے؟

الجواب (۲۴): وادی محسر ایک ایسی جگہ ہے جو منی اور مزدلفہ کے درمیان حد فاصل ہے۔ وہ دونوں میں سے کسی کا حصہ نہیں ہے اور سوائے وادی محسر کے عرفات کے بعد حرم شروع ہوجا تا ہے۔ محسر نہ تو مشعر الحرام شعر الحرام نہ مزدلفہ اور نہ ہی منی کا حصہ ہے۔ یاد رہے کہ یہ وہی جگہ ہے کہ حاکم یمن ابرہہ لشکر عظیم لیکر جس میں ہاتھی بھی تھے خانہ کعبہ کو منہدم کرنے کے لئے چڑھ آیا تھا۔ جب وادی محسر میں پہنچا تو سمندر کی طرف سے کچھ پرندے آئے ان کے پنجوں میں اور چونچوں میں مسور اور چنے کے برابر کنکریاں تھیں انہوں نے ابرہہ کے لشکر پر

برسانا شروع کیا یہ کنکریاں بندوق کی گولی سے کم نہیں تھیں سب کو ہلاک کر کے رکھدیا۔ اور بعض بھاگ گئے اور بعد میں بڑی تکلیفیں اٹھا کر مر گئے۔ اسی لئے اس جگہ کو عذاب الٰہی کے نزول کے سبب حرم میں نہیں شامل کیا گیا اور اس جگہ سے جلدی گذر جانے کا حکم ہے۔ معلوم ہوا کہ عذاب الٰہی جس جگہ نازل ہوئی ہو۔ وہاں ٹھہرنا نہیں چاہئے۔

سوال (۲۵): ہاتھ میں کھولے چپل رکھ کر روضہ رسول پر حاضری دینا کیسا ہے؟

الجواب(۲۵): روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہونے کا تعلق باب عشق سے ہے۔ اور ہر امتی کا سلام پیش کرنے کا حق ہے۔ البتہ آداب کی رعایت کرنا لازم ہے کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے بے ادبی کا شائبہ ہو۔ اور ہاتھ میں کھلے چپل لیکر حاضر ہونا یہ آداب کے خلاف ہے لہٰذا کسی جگہ رکھ کر باوضو باادب داہنا پاؤں پہلے داخل کرتے ہوئے سر جھکائے ہوئے درود وسلام کا نذرانہ لبوں پر سجائے ہوئے بارگاہ عالیہ میں حاضری کا شرف حاصل کرے۔ واللہ الموفق وھو المستعان۔

سوال (۲۶): کیا مکہ میں غیبت چوک ہے جہاں ایک دوسرے کی برائی کرنے کی خاص جگہ ہے۔

الجواب(۲۶): اللہ تبارک وتعالیٰ نے سرزمین مکہ کو بلد امین فرمایا ہے

برکت والی جگہ کا نام مکہ ہے البتہ زمانہ جاہلیت میں شعراء عرب ایک دوسرے کی ہجو کرتے تھے ہوسکتا ہے انہوں نے کسی جگہ کو اس کے لئے اس وقت مخصوص کر رکھا ہو جسے غیبت چوک کہا جاتا ہو لیکن اسلام کے آمد اور غلبہ کے بعد پورا خطہ مکہ گہوارۂ علم وحکمت بن گیا۔

سوال (۲۷): مدینہ میں ڈونیشن لکھوائے اور انڈیا میں پیمنٹ کرے تو کتنا ثواب ہے۔

الجواب (۲۷): ثواب کا دارو مدار نیت پر موقوف ہے حدیث پاک میں ”**ھے انما الاعمال بالنیات**“۔اعمال کا دارو مدار نیت پر موقوف ہے اگر مدینہ میں کوئی نیکی کرنے پر پچاس ہزار ثواب ملتا ہے اور اس نیت سے اس نے مدینہ میں کسی نیک کام میں ڈونیشن کیا اور کسی وجہ سے نہ ادا کرسکا انڈیا میں پیمنٹ کیا تو اس کے حسن نیت کی بنیاد پر ثواب مدینہ منورہ ہی کا ملے گا انشاء اللہ تعالیٰ کیونکہ نیت کہتے ہیں دل کے پکے ارادے کو۔ جو بھی ہم کام کریں گے اس میں نیت کی اچھائی و برائی دیکھے جائے گی ۔ اللہ کی بارگاہ میں نیت کے اعتبار سے ہی سزا و جزا کا فیصلہ ہوگا۔ حدیث پاک میں ہے ”**نیة المومن خیر من عمله**“ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ دوسری حدیث پاک میں ہے کہ بندہ بہت سے نیک اعمال کو انجام دیتا ہے فرشتے اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان اعمال کو اس کے نامہ اعمال سے نکال دو کیونکہ اس

نے یہ کام میری خوشنودی کے لئے نہیں کیا ہے اور ہاں ہاں فلاں فلاں اعمال اس کے نامہ اعمال میں درج کردو۔فرشتے عرض کریں گے الہ العالمین اس بندے نے تو یہ کام کئے نہیں تب اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ اس نے دل میں ان کاموں کو کرنے کا پختہ نیت کی تھی۔معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ میں پختہ ارادہ سے اگرامداد کیا تھا تو بھلے ہی ہندوستان میں ادا کرے اسے مدینہ شریف کا ثواب ملے گا۔

سوال (۲۸): مسجد قباء میں دو رکعت نفل ادا کرنے پر ایک عمرہ کا ثواب ہے کیا اگر ایک ہی چکر میں ایک آدمی ۱۰/رکعت پڑھے تو اسے پانچ عمرہ کا ثواب ملے گا؟ یا ہر بار الگ الگ جاکر ۲/۲ رکعت پڑھنی پڑے گی۔

الجواب (۲۸): حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے کہ مسجد قباء میں دو رکعت نماز پڑھنے کا ثواب ایک عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔اور دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص گھر میں وضو کر کے مسجد قباء آئے اور دو رکعت نماز ادا کرے تو اس کو عمرہ کا ثواب ملے گا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خصوصا ہفتہ کے دن مسجد قباء تشریف لاکر نفل نماز پڑھتے تھے۔یہ تشریف آوری کبھی پیدل ہوتی اور کبھی سواری پر ہوتی تھی۔لہٰذا بہتر یہی ہے کہ مدینہ میں جہاں قیام ہو وہیں سے باوضو ہو کر مسجد قباء جائیں اور وہاں جاکر نماز پڑھنے کا اہتمام کریں۔چنانچہ حدیث پاک کے عبارت کچھ یوں ہیں ملاحظہ فرمائیں۔”**کان النبی صلی**

اللّٰہ علیه وسلم یأتی مسجد قباء کل سبت ماشیا وراکبا (ترمذی)

عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال الصلاة فی مسجد قباء کعمرة

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم من تطهر فی بیته ثم اتی مسجد

قباء فصلیٰ فیه صلاة کان له کأجر عمرة" ابن ماجہ

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ سے ثابت ہوا کہ باوضو گھر سے ہوکر مسجد قباء جاکر دو رکعت نماز ادا کرنے کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔

سوال (۲۹): بہت ساری عورتیں اور کچھ مرد بھی کبوتر کے آگے سے دانہ اٹھا لیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اس دانے کو کھلانے سے جس عورت کو اولاد نہیں اسے اولاد ہو جاتی ہے کیا یہ عقیدہ صحیح ہے؟ یا یہ سمجھنا گناہ ہے؟ دانہ کھلانے سے اولاد ہو ہی جائے گی یہ مان لینا کیسا ہے؟

الجواب (۲۹): ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے تمام پرندوں کو حکم دیا کہ دربار میں حاضر ہوکر اپنے اپنے کمال بیان کریں۔ چنانچہ سارے پرندے حاضر ہوکر اپنے کمال بیان کرنے لگے جب کبوتر کی باری آئی تو اس نے کہا حضور میری پرواز بلند ہے اور کمال یہ ہے کہ میں آسمان کی بلندیوں میں اڑنے کے باوجود زمین کی ہر چیز دیکھتا ہوں، کوا سن کر بولا حضور یہ جھوٹ بولتا ہے اگر اتنی ہی نظر تیز ہوتی تو جب شکاری انہیں پھنسانے کے لئے دانہ ڈال کر جال میں پھنسانا چاہتا ہے تو انہیں اتنے قریب جال کیوں نظر نہیں آتے اور یہ جال میں پھنس

جاتے ہیں۔اس پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ اس کوے کا کیا جواب ہے تمہارے پاس؟ کبوتر نے عرض کیا یا نبی اللہ نظر تو واقعی میری ہی تیز ہے مگر جال میں پھنستے وقت میری نظر پر قضاوقدر کا پردہ پڑ جاتا ہے۔قصص الانبیاء

بس اتنا جان لیں کہ جانور کو دانہ کھلانے سے اجر وثواب ملتا ہے نہ کہ ان کے آگے دانہ اٹھا کر خود کھانے سے رہی بات اولاد کا ہونا تو اس کا تعلق تقدیر سے ہے رحمت حق بہانہ می جوید کبوتر کا دانہ اٹھا کر کھانے سے صاحب اولاد ہونا مذہب اسلام میں اس کی کوئی اصل مجھے نہ ملی۔البتہ بزرگوں کے تبرکات اور صدقات ذریعہ رحمت خداوندی ہیں۔

سوال (۳۰): قربانی کیسے کریں؟ کیا سعودی کی بینک میں پیسے جمع بھرنے سے قربانی ادا ہو جائے گی۔

الجواب (۳۰): بہتر طریقہ یہ ہے کہ بینک کے بجائے خود یا کسی معتبر آدمی کے توسط سے قربانی کریں۔

سوال (۳۱): مسجد قبا اور احد حرم کی حد میں ہیں یا باہر ہیں۔

الجواب (۳۱): حدود حرم مدنی کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے مگر جمہور کا مذہب یہی ہے کہ ثور اور عیر کے درمیان حرم مدینہ ہے۔مولیٰ علی سے مروی ہے کہ **حرم المدینۃ مابین ثور الی عیر**۔اور انہیں سے دوسری حدیث ہے۔ **ان الحرم مابین لابتئی المدینۃ**۔مدینہ منورہ کی دونوں

جانب کی پتھریلی زمین کے درمیانی حصے کوحرم قرار دیا گیا ہے۔اوراس حرم سے مرادحرم تعظیمی ہے نہ کہ دم لازم ہونے کے اعتبار سے ہے اور حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ ”**قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مابین لا بتیھا حرام**“ مدینہ کے دونوں جان پتھریلی زمین کے درمیانی حصے کوحرم قرار دیا ۔جبل عیر اور جبل ثور کے درمیان تقریبا ۱۵ کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ یہ دونوں پہاڑ جنوب اورشمال میں مدینہ کی حد ہیں۔ چنانچہ مشرق ومغرب کی جانب حدود کا تعین کرتے ہوئے رسول اللہ نے فرمایا کہ میں مدینہ کے دونوں محلوں حرہ شرقیہ اور حرہ غربیہ کے درمیانی علاقہ کوحرم قرار دیتا ہوں۔(صحیح مسلم) اورمسجد قبا اور جبل احد ان کے درمیان نہیں آتے ہیں اس لئے یہ حدودحرم مدنی سے خارج ہیں۔

سوال (۳۲): مدینے میں رمضان میں چندہ دینے کا اعلان یعنی عہد کیا اور انڈیا میں شوال میں پیمنٹ کیا تو کیا رمضان کا ثواب ملے گا۔

الجواب (۳۲): اس کا جواب میں نے سوال نمبر ۲۷ر میں دیدیا تھا کہ ” **انما الاعمال بالنیات**“ اعمال کا دارو مدار نیت پر موقوف ہے اور نیۃ المومن خیرمن عملہ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔یہی وجہ ہے کہ بندہ جب کوئی نیکی کا پختہ ارادہ کرلیتا ہے تو نیکی لکھنے کا فرشتہ اسے فوراً لکھ لیتا ہے اب اگر رمضان میں چندہ دینے کا اعلان کردیا تو بھلے ہی وہ شوال میں اور انڈیا میں ادا کرے اس کو رمضان کا ثواب ملے گا۔

سوال (۳۴): کیا جمعہ قائم کرنے کے لئے کچھ شرط ہے؟ دیکھا یہ گیا کہ کئی جگہ ہوٹل کے کمرے میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ جو خود خارجی (یعنی مدینہ یا مکہ سے باہر کا رہنے والا ہے) ۱۰/دن کے لئے مدینہ آیا ہے اور جو شرعی مسافر ہے۔ جس پر خود جمعہ واجب نہیں اس نے خطبہ دیا اور اس کے پیچھے تھوڑے لوگوں نے نماز ادا کی۔ اور یہ کہ نماز عید بھی ہوٹل کے کمرے میں پڑھی جاتی ہے۔ کیا ان کی نماز ادا ہوگی؟ اس سے پہلے یہ بھی دیکھا گیا کہ ہزاروں کی تعداد میں عورتیں جو نماز پنجگانہ اور نماز جنازہ تو حرم کے امام کے پیچھے ادا کرتی تھیں وہ عورتیں بھی ہوٹل سے نکل کر نماز جمعہ اور نماز عید بھی جماعت سے ادا کرتی ہیں۔ اور یہاں تک کہ صف بن جانے پر روڈ پر امام کے آگے نماز ادا کرتی ہیں۔ اور نہ ان کے شوہر نہ کوئی دوسرا ان کو روکتا ہے اتنے پیرو بابا اور مفتی، مولوی حج وعمرہ کے لئے آتے ہیں مگر وہ بھی چپ چاپ تماشہ دیکھتے ہیں پیچھے مسجد۔ پیچھے امام اور آگے مقتدی۔ امام کے پیچھے مقتدی امام کے آگے مقتدی۔ شرع میں ان سب کا کیا حکم ہے؟

الجواب (۳۴): اصل فرضیت جمعہ میں کسی کو کلام نہیں وہ نص قطعی سے ثابت ہے اور وہ اعلیٰ ضروریات دین سے ہے۔ مگر صحت جمعہ کے لئے شرائط ضرور ہیں۔ جن میں شہر کا ہونا بھی ہے اور یہ بھی ہے کہ نماز جمعہ وعید کی امامت ہر کوئی نہیں کرسکتا اس کے لئے شرط ہے کہ امام خود سلطان اسلام ہو یا اس کا نائب یا اس کا ماذون ہو اور یہ نہ ہوں تو بضرورت جسے عام مسلمانوں نے امامت جمعہ کے لئے

مقرر کیا ہو۔ظاہر ہے کہ ایک مسجد میں ایک نماز کے لئے دو شخص امام مقرر نہیں ہوتے تو جوان میں مقرر نہیں اس کی اور اس کے پیچھے والوں کی نماز نہ ہوگی۔کمافی الدار المختار وھکذ فی فتاوالرضویہ۔

رہی بات ہوٹل وکمرہ،فلیٹ وغیرہ میں نماز جمعہ کا قائم کرنا تو یہ عام حالات میں بلا شبہ صحیح نہیں بلکہ مکروہ ہے مسجد کے علاوہ فلیٹوں اور گھروں میں عام حالات میں جمعہ کا قیام صحیح نہیں بلکہ مکروہ ہے(کیونکہ مسجد کے علاوہ فلیٹوں اور گھروں میں عام حالات میں جمعہ کا قیام صحیح نہیں ہے)۔(فتاویٰ مرکز ترتیب افتاء)۔اس کے بدلے ظہر پڑھیں۔البتہ وجوب جمعہ کی شرائط پائے جانے کی شکل میں اگر مسجد نہ ہو یا وہاں جمعہ پڑھنے کی ممانعت ہو وغیرہ تو کسی کمرے اور ہال ومیدان میں نماز جمعہ ادا کرنا جائز ہے۔کیونکہ مسجد کا ہونا بنیادی شرط نہیں ہے۔

بنیادی شرائط چھ ھیں : (۱) شہر۔(۲) وقت ظہر۔(۳) خطبہ۔(۴) جماعت۔(۵) اذن عام۔(۶) جہاں شہری انتظامیہ ہو۔

عورتوں کا نماز جمعہ کے لئے نکلنا صحیح نہیں ہے عورتوں کی نماز اپنے کمرے میں مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔مقتدی اگر امام کے آگے ہوکر نماز ادا کرتا ہے تو اس کی نماز نہیں ہوگی جو لوگ مسائل سے واقف نہیں ہیں ان کو ان تمام مسائل سے واقف کرانا چاہئے پیر ہو یا مفتی ومولانا ومولوی ۔ امر بالمعروف سب کا فریضہ ہے۔

سوال (۳۴): اس بار پہلی بار ایسا ہوا کہ سعودی گورنمنٹ نے ایسا قانون بنایا کہ صرف وہی حاجی جس نے احرام پہنا ہے بس وہی حاجی نیچے گراؤنڈ فلور پر کعبہ کا طواف کرے باقی سارے حاجی فرسٹ فلور یا سکنڈ فلور پر طواف کریں۔ اب دیکھا یہ گیا کہ لوگ لمبے لمبے چکر سے بچنے کے لئے خالی خالی احرام لپیٹ کر آ گئے نہ مسجد عائشہ اور نہ ہی جعرانہ گئے اور نہ ہی کسی میقات سے احرام پوش ہو کر آئے ہیں۔ وہ صرف اس لئے لپیٹا کہ حرم کے کارکن انہیں محرم سمجھے اور گراؤنڈ فلور پر جا کر آرام سے طواف کریں۔ کیا یہ دھوکا نہیں ہے یہ جھوٹ اور گناہ نہیں ہے؟ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

الجواب (۳۴): بلاشبہ یہ حرم کے کارکن کے ساتھ دھوکہ ہے اور یہ گناہ ہے وہ بھی خانہ کعبہ میں کہ ایک گناہ بھی ایک لاکھ گناہ کے برابر ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "**من غشنا فليس منا**" جو ہمیں دھوکہ دے تو وہ ہم میں سے نہیں۔ صرف آسانی کے لئے بغیر عذر شرعی ایسا کرنا گناہ ہے۔ البتہ اگر ضرورت متحقق ہو تو ایسی صورت میں رخصت ہے۔ واضح رہے کہ فقہاء فرماتے ہیں ملکی قانون کی خلاف ورزی بھی غدر و بدعہدی میں آتا ہے جو کہ گناہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بغیر ٹکٹ کے ٹرین وغیرہ میں سفر کرنا جائز نہیں۔ اور جب کہ ملکی قانون کے تحت یہ بتا دیا گیا کہ جو محرم ہیں وہی گراؤنڈ فلور پر طواف کر سکتے ہیں تو اس کے برخلاف بغیر عذر شرعی تو ریہ یا عذر و بدعہدی کچھ بھی جائز نہیں۔

سوال (۳۵): کچھ لوگ رجب۔شعبان اور رمضان کے روزے رکھتے ہیں اور رمضان کے بعد شوال کے روزے رکھتے ہیں کیا یہ روزہ عید کے بعد فوراً رکھنا چاہئے یا پورا مہینے میں کبھی بھی رکھ سکتے ہیں اور یہ ایک ساتھ ہونا چاہئے یا الگ الگ رکھ سکتے ہیں؟

الجواب (۳۵): قرآن پاک میں اللہ پاک فرماتا ہے" **ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا فی کتب الله یوم خلق السموات والارض منها اربعة حرم ذالک الدین القیم**" (التوبہ) بلاشبہ اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے جو اللہ کی کتاب (لوح محفوظ) کے مطابق اس دن سے نافذ چلی آتی ہے جس دن سے اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ان بارہ مہینوں میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں یہی دین کا سیدھا راستہ ہے۔ وہ چار مہینے ذو القعدہ و ذی الحجہ، محرم اور رجب ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رجب میں روزے رکھا کرتے تھے ۔ حتی ہم سمجھتے کہ حضور ناغہ نہیں کریں گے اور حضور ماہ رجب میں اس قدر روزے نہ رکھتے تھے کہ ہم سمجھ لیتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اب روزے نہ رکھیں گے۔ صحیح مسلم

حاصل کلام یہ کہ ماہ رجب چوں کہ اشہر الحرام سے ہے اس لئے اس میں دیگر عبادات کی طرح روزے رکھنے کی بھی فضیلت ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم

سے ثابت ہے اسی طرح ماہ شعبان میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہے چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اسی طرح کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ نفلی روزے رکھتے ہوتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۷۸) اور اسی طرح الترغیب والترہیب میں ہے کہ بعض روایتوں میں ہے کہ شعبان کے مہینے میں حضور بہت کم ناغہ کرتے تھے تقریبا پورے مہینے روزے رکھتے تھے۔ (الترغیب والترہیب ج:۲ صفحہ ۱۱۷)

رمضان شریف کے روزوں کا کیا کہنا وہ تو اللہ تعالیٰ نے ہر بندہ مومن عاقل بالغ تندرست پر فرض قرار دیا ہے۔ البتہ اس کے بعد شوال کے چھ روزوں کا رکھنا تو بلا شبہ جائز اور مستحب ہے چنانچہ حدیث مبارکہ میں اس کی فضیلت وارد ہے۔

"عن ابی ایوب عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال فذاک صیام الدھر"۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر شوال کے چھ روزے تو یہ ہمیشہ (پورے سال) کے روزے شمار ہوں گے۔ رہی بات یہ کہ مسلسل رکھیں یا الگ الگ تو اس بارے میں فقہاء فرماتے ہیں کہ شوال کے چھ روزے یکم شوال یعنی عید کے دن چھوڑ کر شوال کی دوسری تاریخ سے لیکر مہینہ کے آخر تک الگ الگ کرکے اور اکٹھے دونوں طرح رکھے جاسکتے ہیں اور یہ روزے مستحب ہیں رکھنے پر ثواب اور نہ رکھنے پر کوئی مواخذہ شرعی نہیں ہے۔ چنانچہ در

مختار میں ہے ”وندب تفریق صوم الست من شوال ولا یکرہ التتابع علی المختار“۔(درمختار حاشیہ ابن عابدین شامی رد المختار) ج:۲، صفحہ ۴۳۵)یعنی شوال کے چھ روزے الگ الگ رکھنا مندوب ہے اور لگاتار رکھنا بھی جائز ہے مذہب مختار میں مکروہ نہیں ہے۔

سوال (۳۶): وہ لوگ جو سعودی عرب میں نوکری کرتے ہیں اور سال میں ایک آدھ بار اپنے وطن واپس آتے ہیں وہ سعودی میں بھی مقیم تھے اور گجرات میں ان کا اپنا گھر ہے اب کسی کی ٹرانجمٹ فلائٹ ہوتی ہے اور کبھی کبھی دس گھنٹے لمبا ہالٹ بھی ہوتا ہے ویسے حج وعمرہ کرنے والوں کو بھی جب ریٹرن میں لمبا ہولڈ ہوتا ہے نہ وہ سعودی میں ہے اور نہ وطن میں ہے اب وہ نماز قصر پڑھے یا وطن کی طرف آرہا ہے یہ سمجھ کر پوری پڑھے اور کیا صرف فرائض ادا کرنے سے کام چل جائے گا یا سنت نفل سب پڑھیں۔

الجواب(۳۶): قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے” **واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ**“ (سورہ نساء)یعنی جب تم زمین میں سفر کروتوتم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز میں قصر کرو یعنی چار رکعت فرض کی جگہ دو رکعت پڑھواور حدیث پاک میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قصر کے بارے میں پوچھا تو حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سفر میں تخفیف نماز کا صدقہ کیا ہے لہٰذا

اللہ تعالیٰ کا صدقہ قبول کرو۔

صورت مسئولہ میں مسافر سعودیہ عربیہ سے چلا جب تک اپنے وطن اصلی گجرات کے جس کے گاؤں یا شہر میں رہتا ہو نہ پہنچ جائے وہ مسافر ہی رہے گا۔ وطن اصلی میں پہنچ گیا سفر ختم ہو گیا اگرچہ اقامت کی نیت نہ ہو۔ فتاوی ہندیہ۔

لہٰذا قصر کی نماز پڑھے گا۔ البتہ اگر وہ حالت قرار میں ہے یعنی بھاگ دوڑ میں نہ ہو بلکہ اسے اطمینان ہو۔ تو ایسی صورت میں سنت و نفل بھی فرائض واجبات کے ساتھ ادا کریں گے اور اگر حالت اضطرار ہے یعنی سکون و اطمینان نہیں تو خالی فرض نماز ہی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔

سوال (۳۷): باپ بیٹے میں نہیں بنتی ہے برسوں سے الگ رہتے ہیں دعا سلام تو ہے مگر باپ بہت ناراض رہتا ہے بیٹے نے حج کا ارادہ کیا باپ نے صاف بول دیا میں تجھے نا کہتا ہوں اور روکتا ہوں تو حج کو مت جا۔ مگر بیٹا گیا کیا حج قبول ہوگا؟ ماں ناراض نہیں ہے مگر خاموش ہے۔

الجواب (۳۷): اگر بیٹے کے اوپر حج فرض ہے تو ایسی صورت میں بیٹے کو باپ کی اجازت ضروری نہیں اور اگر وہ روکتا ہے تو اسے ماننا ضروری نہیں کیونکہ حکم ہے **لاطاعة للمخلوق بمعصية الخالق** اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں کی جاسکتی حج ادا کرنا فرض ہے اور باپ کا منع کرنا ایک فرض سے روکنا ہے جس میں اللہ کی نافرمانی ہے۔ لہٰذا بیٹے نے اگر حج فرض ادا کیا ہے تو

بلا کسی کراہت کے حج ادا ہو گیا رب نے چاہا تو قبول بھی ہو گا اور اگر حج فرض نہیں بلکہ نفل ہے تو ایسی صورت میں والدین کی اجازت لینا زیادہ بہتر ہے اور اگر والدین کو خدمت کی ضرورت ہے تو ان کی اجازت کے بغیر جانا مکروہ ہے۔ چنانچہ عالمگیری میں ہے۔ ”**ویکره الخروج الی الحج اذکره احدا بویه ان کان الوالد محتاجا الی خدمة الولد وان کان مستغنیا من خدمة فلا بأس**“۔ یعنی اگر والدین میں سے کوئی ناراض ہو تو نفلی حج کے لئے نکلنا مکروہ ہے اگر باپ کو بیٹے کے خدمت کی ضرورت ہو اور اگر باپ مستغنی ہے خدمت سے تو بلا کسی کراہت کے حج کو جا سکتا ہے۔

سوال (۳۸): حرم کے امام کے پیچھے جو لوگ نماز نہیں پڑھتے وہ لوگ عید کی نماز کا کیا کریں وہ عید کی نماز کب اور کیسے پڑھیں۔

الجواب (۳۸): نماز صحیح ہونے کے لئے ایمان شرط اول ہے۔ اور ہم اس کے پہلے بتا چکے ہیں امام حرم محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد کا متبع اور پیروکار ہوتا ہے۔ وہابی نجدی کا عقیدہ یہ ہے کہ ان کے علاوہ تمام مسلمان مشرک و بدعتی ہے۔ نیز واجب القتل تک جانتے ہیں وغیرہ جس کی بنیاد پر علماء کا اتفاق اس بات سے ہوا کہ وہابی اپنے عقیدے کی بنیاد پر ایمان سے خارج ہیں اسی لئے مسلمانوں کو نجدی امام کے پیچھے نماز ہرگز نہیں پڑھنی چاہئے چاہے جمعہ ہو یا عیدین ہو اگر کوئی شخص عید کی نماز امام کے پیچھے نہ پڑھے تو شرعا اس کی قضا کا

مطالبہ نہیں کیا جائے گا نہ وقت کے اندر نہ وقت کے بعد ہاں اگر وہ شخص چاہے تو نماز چاشت کی چار رکعتیں بغیر اضافی تکبیرات کے پڑھ لے۔

سوال (۳۹): حرم میں اعتکاف کی نیت کر کے پورا نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

الجواب (۳۹): اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) واجب۔ (۲) سنت مؤکدہ۔ (۳) نفل و مستحب۔

(۱) اگر کسی نے اعتکاف کی نذر مانی تو وہ اعتکاف واجب ہے۔ چاہے نذر مطلق ہو یا نذر معلق ہو اس اعتکاف کے ساتھ روزہ رکھنا لازم ہے۔

(۲) سنت مؤکدہ اعتکاف وہ ہے جو رمضان شریف کے آخری دس دن کا اعتکاف ہوتا ہے اور یہ اعتکاف سنت مؤکدہ کفایہ ہے۔ نفل و مستحب اعتکاف کے لئے کوئی وقت و مقدار متعین نہیں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر کبھی اعتکاف چھوٹ جاتا تو اس کو بعد میں ضرور ادا کرتے تھے چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مقیم ہوتے تو رمضان کے عشرہ اخیرہ کا ضرور اعتکاف کرتے اگر مسافر ہوتے تو آئندہ سال بیس دن کا اعتکاف فرماتے معلوم ہوا کہ واجب و سنت مؤکدہ اگر چھوٹ جائے تو اس کی قضاء کی جائے گی۔ مستحب و نفل کی قضاء نہیں اعتکاف کی قضاء میں کچھ تفصیل ہے وہ یہ کہ (۱) اگر اعتکاف دن میں ٹوٹا تو صرف دن دن کی قضاء ہوئی یعنی قضاء کے لئے صبح صادق سے پہلے داخل ہو اور روزہ رکھے اسی روز شام کو غروف آفتاب کے وقت

نکل آئے۔(۲)اگراعتکاف رات کوٹوٹا ہوتو رات اوردن دونوں کی قضاءکرے یعنی قضاء کے لئے شام کوغروف آفتاب کے پہلے داخل ہورات بھر وہاں رہے اور دن بھر روزہ رکھے اور اگلے دن غروب آفتاب کے بعد مسجد سے نکل آئے۔(۳)اور اگر حرم میں معتکف ہوا دس دن کے لئے اورتوڑ دیا تو ایسی صورت میں پورے دس دن کی قضا لازم ہوگی کیونکہ اس نے اعتکاف شروع کر کے اپنے اوپر لازم کرلیا۔اورایک صورت یہ ہے کہ اسی دن کی قضاءلازم ہے جس دن کا اعتکاف ٹوٹا ہے ۔ کیونکہ اعتکاف سنت شروع کرنے سے لازم ہوجاتا ہے ۔ مثلا رمضان کے دس دن والے اعتکاف میں داخل ہوا اور ۲۵/رمضان کو اعتکاف ٹوٹ گیا تو صرف اسی ۲۵/رمضان ہی کا اعتکاف بعد میں اس کو قضا کرنی پڑے گی۔اس سے پہلے ۲۴/تاریخ تک اعتکاف جو ہر دن مستقل عبادت ہے وہ ادا ہوگیا۔اور ۲۵/کے بعد شروع نہیں ہوا لہٰذا لازم بھی نہیں اس لئے اس کی قضاء بھی نہیں۔

سوال (۴۰): ایک دونہیں کئی ساری عورتوں کو دیکھا گیا کہ مکہ مدینہ شریفین کے ہوٹلوں کے باتھ روم سے صابن اورشیمپو اٹھا کر لے آتی ہیں جب ان سے کہا گیا کہ یہ چوری ہے تو کہتی ہیں کہ یہ کوئی چوری نہیں ہے یہ تو ہمارے لئے ہی روم میں رکھا گیا تھا کچھ نے کہ کہا کہ ہم نے سوپیر سے مانگ کرلیا تھا۔(سوپیر بھی ہوٹل کا نوکر ہوتا ہے) یہ مالدار طبقہ کی عورتوں کے حالات ہیں جو لاکھوں روپۓ

خرچ کرتی ہیں اور چھوٹی چھوٹی چوریاں کرتی ہیں۔ان کے لئے کیا حکم ہے بیان فرمائیں۔

الجواب(۴۰): عام استعمال میں کسی شخص کا مال اس کی اجازت ومرضی کے بغیر غیر قانونی طور پر لے لینے کو چوری کہتے ہیں اور اس عمل کے کرنے والے کو چور کہا جاتا ہے۔شرعی تعریف یہ ہے کہ عاقل بالغ شخص کا کسی ایسی محفوظ جگہ جس کی حفاظت کا انتظام کیا گیا ہو اور وہ دس درہم سے یا اتنی مالیت یا اس سے زیادہ کسی شبہ وتاویل کے بغیر اٹھا لینا اور اس مال کے مالک کے علم میں لائے بغیر ناحق اپنی ملکیت ٹھہرانا۔شرعی اصطلاح میں چوری کہا جاتا ہے۔جس پر وعیدیں اور سزائیں ہیں لہٰذا صورت مسئولہ میں غسل خانہ باتھ روم میں رکھے ہوئے صابن و شیمپو کو اٹھا لینے پر شرعی چوری کا اطلاق نہیں ہوگا اور کئی وجہوں سے اس کو چوری کے حکم میں نہیں شمار کیا جائے گا اولا یہ کہ ان سامانوں کو اس طرح نہیں رکھا گیا ہے کہ مالک کے زیر انتظام وہ محفوظ رکھا گیا ہے کہ اس کے علم میں لائے بغیر ناحق اپنی ملکیت بنا رہا ہے۔

ثانیا یہ کہ عرفا یہ عام ہے کہ وہ سامان غسل مسافرین کے لئے ہی انتظام کیا گیا ہے چاہے لے جائیں یا چھوڑ جائیں اور وہاں پر گئے ہوئے حاجی یا معتمر نے بتایا کہ ہوٹل والوں سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ جو لوگ نہیں لے جاتے ہیں۔تو بعد میں اس کو اکٹھا کر کے کچڑے کی گاڑی میں اٹھا کر لے جاتے ہیں اور کچر کنڈا میں

ڈال دیتے ہیں جس سے سارا مال وقیمتی سامان سب برباد ہوجاتا ہے۔ دونوں صورتوں سے پتہ چلا کہ باتھ روم میں رکھا ہوا صابن وشیمپو اٹھا لینے پر چوری کا اطلاق نہیں ہوگا۔ نہ عرفاً نہ دلالۃً کسی طرح سے چوری نہیں کہا جاسکتا ہے۔ اس لئے ان پر چوری کا گناہ بھی نہیں ہوگا۔

سوال (۴۱): ایک بڈھی عمر کے چچا میاں کو دیکھا کہ کسی طرح سے مدینہ سے مٹی اٹھا لائے اور اب یہ کہتے ہیں کہ جب میں انتقال کروں تو اس مٹی کو میری قبر میں رکھ دینا کیا انہوں نے اچھا کیا؟ کیا ثواب ملے گا۔ یا انہوں نے گناہ کیا؟

الجواب (۴۱): جس طرح مرنے کے بعد قبر میں میت کے منھ کے سامنے قبلہ رخ طاق کھود اس میں عہد نامہ اور شجرہ رکھنا جائز ہے۔ اور درمختار میں کفن پر عہد نامہ کو لکھنا جائز قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اس سے میت کے مغفرت کی امید ہے۔ اسی طرح درمختار و تاتارخانیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ ایک شخص نے پیشانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کی وصیت کی تھی انتقال کے بعد پیشانی اور سینہ پر بسم اللہ شریف لکھدی گئی پھر کسی نے انہیں خواب میں دیکھا۔ اور حال پوچھا تو کہا کہ جب میں قبر میں رکھا گیا عذاب کے فرشتے آئے فرشتوں نے جب پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھی دیکھی تو کہا کہ تو عذاب سے بچ گیا۔

معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا چیزیں میت کے ساتھ جو جائز ہیں وہ صرف اس لئے کہ مرنے والے کے حق میں بھلا ہو۔ اسی طرح مدینہ کی مٹی کو قبر میں رکھنے کو وصیت کرنا

یا مرنے کے بعد رکھنا یہ سب کچھ مغفرت کی امید ہی کے تحت ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مدینہ کی مٹی خاک شفاء اور متبرک ہے مدینہ سے تھوڑی سی مٹی لانے میں بطور تبرک کوئی حرج بھی نہیں اور تبرک سمجھ کر قبر میں رکھنے میں کوئی قباحت نہیں۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینہ کی مٹی سے اس قدر پیار کرتے تھے کہ ایک لمحہ کے لئے شہر مدینہ سے باہر جانا مناسب نہیں جانتے تھے بسا اوقات رفع حاجت کے لئے باہر جاتے تھے تو بھاگ کر جلدی سے آتے کہ کہیں مری جان باہر ہی نہ نکل جائے اور میں خاک مدینہ سے دور رہوں۔ ادب کا حال یہ تھا کہ کبھی آپ نے شہر مدینہ میں جوتا چپل نہ پہنے اور استنجا پاخانہ کے لئے ہمیشہ مدینہ شریف کے باہر ہی جاتے تھے۔ پتہ چلا کہ آخری وقت میں اگر مدینہ میں مرنا نصیب نہ ہو تو کم سے کم خاک مدینہ تو قبر میں خاک شفا ہوگی۔ ممکن ہے اس کی برکتوں سے عذاب میں تخفیف ہو جائے یا بچ ہی جائے۔ **واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب**

العبد محمد شمس القمر قادری فیضی

خادم افتاء دار العلوم بہار شاہ فیض آباد، ایودھیا

۹۲/۷۸۶

ضمیمہ

حج کے ضروری معلومات

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ولله على الناس حج البيت من الستطاع اليه سبيلا** اللہ کے لئے حج کرنا اس شخص پر فرض ہے جو خانہ کعبہ تک جانے کی استطاعت رکھتا ہے۔ دوسری جگہ اسی قرآن پاک میں ہے **اتمو الحج والعمرة لله**۔ حج وعمرہ اللہ کے لئے مکمل کرو۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگو تم پر حج فرض کیا گیا لہٰذا حج کرو۔ (صحیح مسلم) ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے راوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حج وعمرہ محتاجی اور گناہوں کو ایسے دور کرتے ہیں جیسے بھٹی سے لوہے اور چاندی اور سونے کی میل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہے۔ دوسری حدیث پاک میں ہے **من حج لم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدت امه** جس نے حج کیا اور کوئی فحش کام نہ کیا اور نہ ہی کوئی گناہ کیا تو گویا کہ وہ لوٹا اس دن کے مثل جیسے اس کی ماں نے آج پیدا کیا ہے۔ یعنی جس طرح بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو بے گناہ ہوتا ہے اور ایسے ہی حاجی گناہوں سے دھلا دھلایا واپس ہوتا ہے۔ حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظّمہ کے طواف کا اور اس کے لئے ایک خاص وقت مقرر ہے کہ اس میں یہ افعال کئے جائیں تو حج ہے۔ حج سنہ ۹ ہجری میں فرض ہوا اور بلا شبہ اس کی فرضیت قطعی ہے اور اس کا منکر کافر ہے اور یہ عمر بھر میں صرف ایک بار بشرط استطاعت فرض ہے۔ (۱) تمتع۔ (۲) قران۔

(۳) افراد ان تینوں کا تفصیلی بیان کتب فقہیہ میں موجود ہے ہم صرف بنیادی اورضروری چیزوں کا ذکر کریں گے۔

حج کے شرائط: حج واجب ہونے کے آٹھ شرائط ہیں جب تک وہ سب نہ پائی جائیں حج فرض نہیں ہوگا۔ واضح رہے کہ حج تین قسم کا ہے۔

(۱) اسلام۔ (۲) اگر دار الحرب میں ہو تو یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ اسلام کے بنیادی اصولوں میں حج ایک اہم فرض ہے۔ (۳) بالغ ہونا۔ (۴) عاقل ہونا۔ (۵) آزاد ہونا۔ (۶) تندرست ہونا۔ (۷) زاد راہ یعنی سفر خرچ کا مالک ہونا۔ (۸) حج کا وقت ہونا۔ یعنی حج کے مہینوں میں یہ تمام شرائط پائے جائیں۔

وجوب ادا کے لئے چار شرطیں ہیں:

(۱) راستہ میں امن ہونا۔ (۲) اگر عورت حج کو جائے اور راستہ مدت سفر کا ہو تو شوہر یا محرم کا ہونا۔ (۳) جانے کے زمانے میں عورت کسی عدت میں نہ ہو۔ (۴) قید میں نہ ہو۔

صحت ادا کے لئے نو شرطیں ہیں: (۱) اسلام۔ (۲) احرام۔ (۳) زمان۔ (۴) مکان۔ (۵) تمیز۔ (۶) عقل۔ (۷) فرائض حج کا بجالانا۔ (۸) احرام کے بعد اور وقوف سے پہلے جماع نہ ہونا۔ (۹) جس سال احرام باندھا اسی سال حج کرنا۔

حج فرض ادا ہونے کی بھی نو شرطیں ہیں:

(۱)اسلام۔(۲)مرتے وقت تک اسلام ہی پر رہنا۔(۳)عاقل۔(۴)بالغ۔ (۵)آزاد ہونا۔(۶)اگر قادر ہو تو خود ادا کرنا۔(۷)نفل کی نیت کا نہ ہونا۔(۸) دوسرے کی طرف سے حج کرنے کی نیت نہ ہونا۔(۹)فاسد کام نہ کرنا۔

حج کے فرائض سات ہیں:

(۱) احرام ۔(۲) وقوف عرفہ۔ (۳) طواف زیارت۔(۴) نیت۔ (۵) ترتیب۔(۶)ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا۔(۷)مکان یعنی وقوف زمین عرفات میں ہونا سوائے بطن عرنہ کے واضح رہے کہ مذکورہ بالا میں وقوف عرنہ اور طواف زیارت یہ دو چیزیں رکن حج بھی ہیں۔نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے پیشتر تک کسی وقت عرفات میں ٹھہرنا وقوف عرفہ ہے جو کہ رکن اور طواف زیارت کا اکثر حصہ یعنی کعبہ کا چار پھیرے لگانا یہ رکن ہے۔

حج میں کل اٹھائیس چیزیں واجب ہیں:

(۱)میقات سے احرام باندھنا۔(۲)صفاومروہ کے درمیان دوڑ لگانا۔اس کو سعی کہتے ہیں ۔(۳) سعی کو صفا سے شروع کرنا۔(۴) اگر عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا۔(۵) دن میں وقوف کیا تو اتنی دیر تک وقوف کرے کہ آفتاب ڈوب جائے اور اگر رات میں وقوف کیا تو اس کے کسی خاص حد تک وقوف کرنا واجب نہیں مگر وہ اس واجب کا تارک ہوا کہ دن میں غروب تک وقوف کرتا۔(۶) وقوف میں رات کا کچھ جز آجانا۔(۷)عرفات سے واپسی میں امام کی متابعت

کرنا یعنی جب تک امام وہاں سے نہ نکلے یہ بھی نہ نکلے ۔(۸)مزدلفہ میں ٹھہرنا ۔(۹)مغرب وعشا کی نماز کا وقت عشاء میں مزدلفہ میں آکر پڑھنا۔(۱۰) تینوں جمروں پر دسویں ۔ گیارہویں ، بارہویں ، تینوں دن کنکریاں مارنا یعنی دسویں کو صرف جمرۃ العقبہ پر اور گیارہویں بارہویں کو تینوں پر رمی جمار کرنا۔(۱۱)جمرہ عقبہ کی رمی پہلے دن حلق سے پہلے ہونا۔(۱۲) ہر روز کی رمی کا اسی دن ہونا۔ (۱۳) سر منڈانا یا بال کتروانا۔(۱۴) سر منڈانا یا بال کتروانا یہ کام ایام قربانی میں ہونا۔(۱۵)اور یہ کام حرم شریف میں ہی ہو اگرچہ منیٰ میں نہ ہو۔(۱۶)قران اور تمتع والے حاجی کا قربانی کرنا۔(۱۷) اس قربانی کا حرم اور ایام نحر میں ہونا۔(۱۸)طواف زیارت جس کو طواف افاضہ بھی کہتے ہیں اس کا اکثر حصہ ایام قربانی میں ہونا۔ یہ عرفات سے واپسی کے بعد طواف ہوتا ہے۔(۱۹)طواف کا حطیم کے باہر سے ہونا۔(۲۰) داہنی طرف سے طواف کرنا یعنی کعبہ شریف طواف کرنے والے کی بائیں جانب ہو۔(۲۱) عذر نہ ہو تو پاؤں سے چل کر طواف کرنا۔(۲۲)طواف کرنے میں نجاست حکمیہ سے پاک ہونا یعنی جنب کہ جس پر غسل فرض ہو اور بے وضو نہ ہونا اور اگر جنب اور بے وضو ہو کر طواف کیا تو اعادہ کرے۔(۲۳)طواف کرتے وقت ستر کا چھپا ہونا۔ اگر ایک عضو کا چوتھائی حصہ یا اس سے زیادہ کھلا رہا تو دم واجب ہوگا جیسے کہ نماز میں ستر کھلنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یہاں دم واجب ہوگا۔(۲۴)طواف کے بعد دو رکعت نماز

پڑھنا اور اگر نہ پڑھی تو دم واجب نہیں۔(۲۵) کنکریاں اور قربانی کرنے اور سر منڈانے میں ترتیب کا خیال رکھنا۔یعنی پہلے کنکریاں پھر مقرن اور متمتع قربانی کرے پھر سر منڈائے۔(۲۶) طواف صدر یعنی میقات سے باہر رہنے والے کے لئے طواف رخصت کرنا۔مگر حیض ونفاس والی عورت کہ طہارت سے پہلے قافلہ روانہ ہو جائے گا تو اس پر طواف رخصت نہیں۔(۲۷) وقوف عرفہ کے بعد سر منڈانے تک جماع نہ ہونا۔(۲۸) احرام کے ممنوعات۔مثلاً میلا کپڑا پہنے اور منھ یا سر چھپانے سے بچنا۔

حج کی سنتیں کل پندرہ ہیں:

(۱) طواف قدوم۔یعنی میقات سے باہر آنے والے حاجی کا سب سے پہلے خانہ کعبہ کا طواف کرنا۔اور یہ طواف مفرد اور قارن کے لئے سنت ہے متمتع کے لئے نہیں۔(۲) طواف کا حجر اسود سے شروع کرنا۔(۳) طواف قدوم یا طواف فرض میں رمل کرنا۔(۴) صفا و مروہ کے درمیان ہری بتیوں کے درمیان دوڑنا۔(۵) امام کا مکہ میں ساتویں ذی الحجہ کو خطبہ پڑھان۔(۶) اور عرفات میں نویں ذی الحجہ کو خطبہ پڑھنا۔(۷) اور منی میں گیارہویں ذی الحجہ کو خطبہ پڑھنا۔(۸) آٹھویں کی فجر کے بعد مکہ سے روانہ ہونا کہ منی میں پانچ نمازیں پڑھ لی جائیں۔(۹) نویں رات منی میں گزارنا۔(۱۰) آفتاب نکلنے کے بعد منی سے عرفات کو روانہ ہونا۔(۱۱) وقوف عرفہ کے لئےغسل کرنا۔(۱۲) عرفات سے

واپسی میں مزدلفہ میں رات گذارنا۔(۱۳)اورآفتاب نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے منی کو چلا جانا۔(۱۴) دس اور گیارہ کے بعد جو دونوں راتیں ہیں ان کو منی میں گذارنااوراگر تیرہویں کو بھی منی میں رہاتو بارہویں کے بعد کی رات کو بھی منی میں رہے۔(۱۵)ابطح یعنی وادی محصب میں اترنا سنت ہے۔

وہ باتیں جو احرام میں حرام ہیں:

(۱)عورت سے صحبت۔(۲)بوسہ۔(۳)مساس۔(۴) گلے لگانا۔(۵)اس کی اندام نہانی پر نگاہ جب کہ یہ چاروں باتیں بشہوت ہوں۔(۶) عورتوں کے سامنے اس کام کا نام لینا۔(۷) فحش۔(۸) گناہ ہمیشہ حرام تھے اب اور سخت حرام ہوگئے۔(۹) کسی سے دنیوی لڑائی جھگڑا۔(۱۰) جنگل کا شکار۔(۱۱)اس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ کرنا۔(۱۲) یا کسی طرح بتانا۔(۱۳) بندوق یا بارود یااس کے ذبح کرنے کوچھری دینا۔(۱۴)اس کے انڈے توڑنا۔(۱۵)پر اکھیڑنا۔(۱۶) پاؤں یا بازو توڑنا۔(۱۷) اس کا دودھ دوہنا۔((۱۸)اس کا گوشت۔ (۱۹) انڈے پکانا، بھوننا۔(۲۰) بیچنا۔(۲۱)خریدنا۔(۲۲) کھانا۔(۲۳)اپنا یا دوسرے کا ناخن کترنا یا دوسرے سے اپنا کتروانا۔(۲۴) سرسے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال کسی طرح جدا کرنا۔(۲۵)مونھ، یا(۲۶) سرکسی کپڑے وغیرہ سے چھپانا۔(۲۷)بستہ یا کپڑے کی بقچی یا گٹھری سر پر رکھنا۔(۲۸)عمامہ باندھنا۔(۲۹) برقع۔(۳۰) دستانے پہننا۔(۳۱)

موزے یا جرابیں وغیرہ جو وسط قدم کو چھپائے (جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے) پہننا اگر جوتیاں نہ ہوں تو موزے کاٹ کر پہنیں کہ وہ تسمہ کی جگہ نہ چھپے۔(۳۲) سلا کپڑا پہننا۔(۳۳) خوشبو بالوں، یا (۳۴) بدن، یا (۳۵) کپڑوں میں لگانا۔(۳۶) ملاگیری یا کسم، کیسر غرض کسی خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جب کہ ابھی خوشبو دے رہے ہوں۔(۳۷) خالص خوشبو مشک، عنبر، زعفران، جاوتری، لونگ، الائچی، دارچینی، زنجبیل وغیرہ کھانا۔(۳۸) ایسی خوشبو کا آنچل میں باندھنا جس میں فی الحال مہک ہو جیسے مشک، عنبر، زعفران۔(۳۹) سر یا داڑھی کو خطمی یا کسی خوشبو دار یا ایسی چیز سے دھونا جس سے جوئیں مرجائیں۔(۴۰) وسمہ یا مہندی کا خضاب لگانا۔(۴۱) گوند وغیرہ سے بال جمانا۔(۴۲) زیتون، یا (۴۳) تل کا تیل اگرچہ بے خوشبو ہو بالوں یا بدن میں لگانا۔ (۴۴) کسی کا سر مونڈنا اگرچہ اس کا احرام نہ ہو۔ (۴۵) جوں مارنا۔ (۴۶) پھینکنا۔(۴۷) کسی کو اس کے مارنے کا اشارہ کرنا۔(۴۸) کپڑا اس کے مارنے کو دھونا، یا۔(۴۹) دھوپ میں ڈالنا۔(۵۰) بالوں میں پارہ وغیرہ اس کے مارنے کو لگانا غرض جوں کے ہلاک پر کسی طرح باعث ہونا۔

احرام کے مکروھات:

احرام میں یہ باتیں مکروہ ھیں۔

(۱) بدن کا میل چھڑانا۔(۲) بال یا بدن کھلی یا صابون وغیرہ بے خوشبو کی چیز سے

دھونا۔(۳) کنگھی کرنا۔(۴) اس طرح کھجانا کہ بال ٹوٹنے یا جوں کے گرنے کا اندیشہ ہو۔(۵) انگرکھا کرتا چغہ پہننے کی طرح کندھوں پر ڈالنا۔(۶) خوشبو کی دھونی دیا ہوا کپڑا کہ ابھی خوشبو دے رہا ہو پہننا اوڑھنا۔(۷) قصداً خوشبو سونگھنا اگرچہ خوشبو دار پھل یا پتا ہو جیسے لیموں، نارنگی، پودینہ، عطر دانہ۔(۸) عطر فروش کی دوکان پر اس غرض سے بیٹھنا کہ خوشبو سے دماغ معطر ہوگا۔(۹) سر، یا ۔(۱۰) مونھ پر پٹی باندھنا۔(۱۱) غلاف کعبہ معظّمہ کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ غلاف شریف سر یا مونھ سے لگے۔(۱۲) ناک وغیرہ مونھ کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا۔(۱۳) کوئی ایسی چیز کھانا پینا جس میں خوشبو پڑی ہو اور نہ وہ پکائی گئی ہو نہ بو زائل ہوگئی ہو۔(۱۴) بے سلا کپڑا رفو کیا ہوا یا پیوند لگا ہوا پہننا۔(۱۵) تکیہ پر منھ رکھ کر اوندھا لیٹنا۔(۱۶) مہکتی خوشبو ہاتھ سے چھونا جب کہ ہاتھ میں لگ نہ جائے ورنہ حرام ہے۔(۱۷) بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا اگرچہ بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر۔(۱۸) بلا عذر بدن پر پٹی باندھنا۔(۱۹) سنگار کرنا۔(۲۰) چادر اوڑھ کر اس کے آنچلوں میں گرہ دے لینا جیسے گانتی باندھتے ہیں اس طرح یا کسی اور طرح پر جب کہ سر کھلا ہو ورنہ حرام ہے۔(۲۱) یوہیں تہبند کے دونوں کناروں میں گرہ دینا۔(۲۲) تہبند باندھ کر کمر بند یا رسی سے کسنا۔

وہ باتیں جو احرام میں جائز ہیں:

(۱) انگرکھا کرتہ چغہ لیٹ کر اوبر سے اس طرح ڈال لینا کہ سر اور منھ نہ چھپے۔

(۲)ان چیزوں یا پاجامہ کا تہبند باندھ لینا۔(۳) چادر کے آنچلوں کو تہبند میں گھرسنا۔ (۴) ہمیانی ، یا ۔(۵) پٹی، یا۔(۶) ہتھیار باندھنا۔ (۷) بے میل چھڑائے حمام کرنا۔ (۸) پانی میں غوطہ لگانا۔ (۹) کپڑے دھونا جب کہ جوں مارنے کی غرض سے نہ ہو۔ (۱۰) مسواک کرنا۔(۱۱) کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا۔(۱۲) چھتری لگانا۔(۱۳) انگوٹھی پہننا۔(۱۴) بے خوشبو کا سرمہ لگانا۔(۱۵) داڑھ اکھاڑنا۔(۱۶) ٹوٹے ہوئے ناخن کو جدا کردینا۔(۱۷) دنبل یا پھنسی توڑ دینا۔(۱۸) ختنہ کرنا۔ (۱۹) فصد۔ (۲۰) بغیر بال مونڈے پچھنے کرانا۔(۲۱) آنکھ میں جو بال نکلے اسے جدا کرنا۔(۲۲) سر یا بدن اس طرح آہستہ کھجانا کہ بال نہ ٹوٹے۔ (۲۳) احرام سے پہلے جو خوشبو لگائی اس کا لگا رہنا۔(۲۴) پالتو جانور اونٹ گائے، بکری، مرغی وغیرہ ذبح کرنا۔(۲۵) پکانا۔ (۲۶) کھانا۔ (۲۷)اس کا دودھ دوہنا۔(۲۸)اس کے انڈے توڑنا بھوننا کھانا۔(۲۹) جس جانور کو غیر محرم نے شکار کیا اور کسی محرم نے اس کے شکار یا ذبح میں کسی طرح کی مدد نہ کی ہو اس کا کھانا بشرطیکہ وہ جانور نہ حرم کا ہو نہ حرم میں ذبح کیا گیا ہو۔ (۳۰) کھانے کے لئے مچھلی کا شکار کرنا۔ (۳۱) دوا کے لئے کسی دریائی جانور کا مارنا ، دوا یا غذا کے لئے نہ ہو نری تفریح کے لئے ہو جس طرح لوگوں میں رائج ہے تو شکار دریا کا ہو یا جنگل کا خود ہی حرام ہے اور احرام میں سخت

تر حرام ۔(۳۲) بیرون حرم کی گھاس اکھاڑنا، یا۔(۳۳) درخت کاٹنا۔(۳۴) چیل،(۳۵) کوا،(۳۶) چوہا، (۳۷) گرگٹ،(۳۸) چھپکلی،(۳۹) سانپ، (۴۰) بچھو،(۴۱) کھٹمل،(۴۲) مچھر،(۴۳) پسو،(۴۴) مکھی وغیرہ خبیث و موذی جانوروں کا مارنا اگرچہ حرم میں ہو۔(۴۵) منھ اور سر کے سوا کسی اور جگہ زخم پر پٹی باندھنا۔(۴۶) سر، یا۔(۴۷) گال کے نیچے تکیہ رکھنا۔(۴۸) سر، یا۔(۴۹) ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا۔(۵۰) کان کپڑے سے چھپانا۔ (۵۱) ٹھوڑی سے نیچے داڑھی پر کپڑا آنا۔ (۵۲) سر پر سینی یا بوری اٹھانا۔(۵۳) جس کھانے کے پکنے میں مشک وغیرہ پڑے ہوں اگرچہ خوشبو دیں۔ یا (۵۴) بے پکائے جس میں کوئی خوشبو ڈالی اور وہ بو نہیں دیتی اس کا کھانا پینا۔(۵۵) گھی یا چربی یا کڑوا تیل یا ناریل یا بادام، کدو کا تیل کہ بسایا نہ ہو بالوں یا بدن میں لگانا۔(۵۶) خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جب کہ ان کی خوشبو جاتی رہی ہو مگر کسم، کیسر کا رنگ مرد کو ویسے ہی حرام ہے۔(۵۷) دین کے لئے جھگڑانا بلکہ حسب حاجت فرض وواجب ہے۔(۵۸) جوتا پہننا جو پاؤں کے اس جوڑ کو نہ چھپائے ۔ (۵۹) بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر تعویذ گلے میں ڈالنا۔(۶۰) آئینہ دیکھنا۔(۶۱) ایسی خوشبو کا چھونا جس میں فی الحال مہک نہیں جیسے اگر، لوبان، صندل، یا۔ (۶۲) اس کا آنچل میں باندھنا۔(۶۳) نکاح

کرنا۔

میقات کا بیان:

میقات اس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکہ معظّمہ کے جانے والے کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں اگرچہ تجارت وغیرہ کسی اور غرض سے جاتا ہو۔

میقات پانچ ہیں:

(۱) ذوالحلیفہ: ۔ یہ مدینہ طیبہ کی میقات ہے۔ اس زمانہ میں اس جگہ کا نام ابیارعلی ہے۔ ہندوستانی یا اور ملک والے حج سے پہلے اگر مدینہ طیبہ کو جائیں اور وہاں سے پھر مکہ معظّمہ کو تو وہ بھی ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔

(۲) ذاتِ عرق: یہ عراق والوں کی میقات ہے۔

(۳) جحفہ: یہ شامیوں کی میقات ہے مگر جحفہ اب بالکل معدوم سا ہو گیا ہے وہاں آبادی نہ رہی، صرف بعض نشان پائے جاتے ہیں اس کے جاننے والے اب کم ہوں گے، لہٰذا اہل شام رابغ سے احرام باندھتے ہیں کہ جحفہ رابغ کے قریب ہے۔

(۴) قرن: یہ نجد والوں کی میقات ہے، یہ جگہ طائف کے قریب ہے۔

(۵) یلملم: اہل یمن کے لئے۔ یہی ہندوستانیوں کی بھی میقات ہے۔

حج تمتع کے شرائط

تمتع کی دس شرطیں ہیں:

(۱) حج کے مہینے میں پورا طواف کرنا یا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے۔

(۲) عمرہ کا احرام حج کے احرام سے مقدم ہونا۔

(۳) حج کے احرام سے پہلے عمرہ کا پورا طواف یا اکثر حصہ کرلیا ہو۔

(۴) عمرہ فاسد نہ کیا ہو۔

(۵) حج فاسد نہ کیا ہو۔

(۶) المام صحیح نہ کیا ہو۔ المام صحیح کے یہ معنی ہیں کہ عمرہ کے بعد احرام کھول کر اپنے وطن کو واپس جائے اور وطن سے مراد وہ جگہ ہے جہاں وہ رہتا ہے پیدائش کا مقام اگرچہ دوسری جگہ ہو، لہٰذا اگر عمرہ کرنے کے بعد وطن گیا پھر واپس آکر حج کیا تو تمتع نہ ہوا اور اگر عمرہ کرنے سے پیشتر کیا یا عمرہ کر کے بغیر حلق کئے یعنی احرام ہی میں وطن گیا پھر واپس آکر اسی سال حج کیا تو تمتع ہے۔ یوہیں اگر عمرہ کر کے احرام کھول دیا پھر حج کا احرام باندھ کر وطن گیا تو یہ بھی المام صحیح نہیں، لہٰذا اگر واپس آکر حج کرے گا تو تمتع ہوگا۔

(۷) حج وعمرہ دونوں ایک ہی سال میں ہوں۔

(۸) مکہ معظّمہ میں ہمیشہ کے لئے ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو، لہٰذا اگر عمرہ کے بعد پکا ارادہ کرلیا کہ یہیں رہے گا تو تمتع نہیں اور وہ ایک مہینے کا ہو تو ہے۔۔

(۹) مکہ معظّمہ میں حج کا مہینہ آجائے تو بے احرام کے نہ ہو، نہ ایسا ہو کہ احرام ہے مگر چار پھیرے طواف کے اس مہینے سے پہلے کرچکا ہے ہاں اگر

میقات سے باہر واپس جائے پھر عمرہ کا احرام باندھ کر آئے تو تمتع ہوا۔

(۱۰) میقات سے باہر کا رہنے والا ہو مکہ کا رہنے والا تمتع نہیں کر سکتا ہے۔

تمتع کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لایا، دوسری یہ کہ نہ لائے۔ جو جانور نہ لایا وہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھے، مکہ معظّمہ میں آکر طواف وسعی کرے اور سر مونڈائے اب عمرہ سے فارغ ہو گیا اور طواف شروع کرتے ہی یعنی سنگ اسود کو بوسہ دیتے وقت لبیک ختم کر دے اب مکہ میں بغیر احرام رہے۔آٹھویں ذی الحجہ کو مسجد الحرام شریف سے حج کا احرام باندھےاور حج کے تمام افعال بجالائے مگر اس کے لئے طواف قدوم نہیں اور طواف زیارت میں یا حج کا احرام باندھنے کے بعد کسی طواف نفل میں رمل کرے اور اس کے بعد سعی کرے اور اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد طواف قدوم کر لیا ہے (اگرچہ اس کے لئے یہ طواف مسنون نہ تھا) اور اس کے بعد سعی کر لی ہے تو اب طواف زیارت میں رمل نہیں، خواہ طواف قدوم میں رمل کیا ہو یا نہیں اور طواف زیارت کے بعد اب سعی بھی نہیں، عمرہ سے فارغ ہو کر حلق بھی ضروری نہیں۔ اسے یہ بھی اختیار ہے کہ سر نہ مونڈائے بدستور محرم رہے۔

یوہیں مکہ معظّمہ ہی میں رہنا اسے ضرور نہیں، چاہے وہاں رہے یا وطن کے سوا کہیں اور مگر جہاں رہے وہاں والے جہاں سے احرام باندھتے ہیں یہ بھی وہیں سے احرام باندھے اور میقات سے بھی باہر ہو گیا تو میقات سے باندھے۔

یہ اس صورت میں ہے، جب کہ کسی اور غرض سے حرم یا میقات سے باہر جانا ہو اور اگر احرام باندھنے کے لئے حرم سے باہر گیا تو اس پر دم واجب ہے مگر جب کہ وقوف سے پہلے مکہ میں آ گیا تو ساقط ہو گیا اور مکہ معظّمہ میں رہا تو حرم میں احرام باندھے اور بہتر یہ ہے کہ مکہ معظّمہ میں ہو اور اس سے بہتر یہ کہ مسجد حرم میں ہو اور سب سے بہتر یہ کہ حطیم شریف میں ہو۔ یوہیں آٹھویں کو احرام باندھنا ضرور نہیں، نویں کو بھی ہو سکتا ہے اور آٹھویں سے پہلے بھی بلکہ یہ افضل ہے۔ تمتع کرنے والے پر واجب ہے کہ دسویں تاریخ کو شکرانہ میں قربانی کرے، اس کے بعد سر مونڈائے۔ اگر قربانی کی استطاعت نہ ہو تو اسی طرح روزے رکھے جو قران والے کے لئے ہیں۔

متمتع عمرہ کرنے کے بعد ایام اقامت میں کیا کریں

(۱) اب یہ سب حجاج (قارن متمتع مفرد کوئی ہو) کہ منٰی کے جانے کے لئے مکہ معظّمہ میں آٹھویں تاریخ کا انتظار کر رہے ہیں ایام اقامت میں جس قدر ہو سکے نرا طواف بغیر اضطباع و رمل و سعی کرتے رہیں کہ باہر والوں کے لئے یہ سب سے بہتر عبادت ہے اور ہر سات پھیروں پر مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میں دو رکعت نماز پڑھیں۔ ہو سکے تو مزید عمرے کرتے رہیں۔ سات ذی الحجہ تک (درمختار)

(۲) زیادہ احتیاط یہ ہے کہ عورتوں کو طواف کے لئے شب کے دس گیارہ بجے

جب ہجوم کم ہولے تو جائیں۔ یوہیں صفاومروہ کے درمیان سعی کے لئے بھی۔

(۳) عورتیں نماز فرودگاہ ہی میں پڑھیں۔ نمازوں کے لئے جو دونوں مسجد کریم میں حاضر ہوتی ہیں جہالت ہے کہ مقصود ثواب ہے اور خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’عورت کو میری مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنا ہے‘‘۔ ہاں عورتیں مکہ معظّمہ میں روزانہ ایک بار رات میں طواف کرلیا کریں اور مدینہ طیبہ میں صبح وشام صلاۃ وسلام کے لئے حاضر ہوتی رہیں۔

(۴) اب یا منی سے واپسی کے بعد جب کبھی رات و دن میں جتنی بار کعبہ معظّمہ پر نظر پڑے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تین بار کہیں اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجیں اور دعا کریں کہ وقت قبول ہے۔

طواف میں یہ باتیں حرام ھیں

طواف اگرچہ نفل ھو اس میں یہ باتیں حرام ھیں:

(۱) بے وضو طواف کرنا۔

(۲) کوئی عضو ہو ستر میں داخل ہے اس کا چہارم کھلا ہونا مثلا ران یا آزاد عورت کا کان یا کلائی۔

(۳) بے مجبوری سواری پر یا کسی کی گود میں یا کندھوں پر طواف کرنا۔

(۴) بلا عذر بیٹھ کر سرکنا یا گھٹنوں چلنا۔

(۵) کعبہ کو داہنے ہاتھ پر لے کر الٹا طواف کرنا۔

(٦) طواف میں حطیم کے اندر ہو کر گذرنا۔

(٧) سات پھیروں سے کم کرنا۔

طواف میں ١٥ باتیں مکروہ ہیں

یہ باتیں طواف میں مکروہ ہیں:

(١) فضول بات کرنا۔

(٢) بیچنا۔

(٣) خریدنا۔

(٤) حمد ونعت ومنقبت کے سوا کوئی شعر پڑھنا۔

(٥) ذکر یا دعا یا تلاوت یا کوئی کلام بلند آواز سے کرنا۔

(٦) ناپاک کپڑے میں طواف کرنا۔

(٧) رمل، یا (٨) اضطباع، یا (٩) بوسہ سنگ اسود جہاں جہاں ان کا حکم ہے ترک کرنا۔

(١٠) طواف کے پھیروں میں زیادہ فصل دینا یعنی کچھ پھیرے کر لئے پھر دیر تک ٹھہر گئے یا اور کسی کام میں لگ گئے باقی پھیرے بعد کو کئے مگر وضو جاتا رہا تو کر آئے یا جماعت قائم ہوئی اور اس نے ابھی نماز نہ پڑھی تو شریک ہوجائے بلکہ جنازہ کی نماز میں بھی طواف چھوڑ کر مل سکتا ہے باقی جہاں سے چھوڑا تھا آکر پورا کرلے۔ یوہیں پیشاب پاخانہ کی ضرورت ہو تو چلا جائے وضو کر کے باقی پورا

کرے۔

(۱۱)　ایک طواف کے بعد جب تک اس کی رکعتیں نہ پڑھ لے دوسرا طواف شروع کردینا مگر جب کہ کراہت نماز کا وقت ہو جیسے صبح صادق سے بلندی آفتاب تک یا نماز عصر پڑھنے کے بعد سے غروب آفتاب تک کہ اس میں متعدد طواف بے فصل نماز جائز ہیں وقت کراہت نکل جائے تو ہر طواف کے لئے دو رکعت ادا کرے اور اگر بھول کر ایک طواف کے بعد بغیر نماز پڑھے دوسرا طواف شروع کردیا تو اگر ابھی ایک پھیرا پورا نہ کیا ہو تو چھوڑ کر نماز پڑھے اور پورا پھیرا کرلیا ہے تو اس طواف کو پورا کرکے نماز پڑھے۔

(۱۲)　خطبہ امام کے وقت طواف کرنا۔

(۱۳)　جماعت فرض کے وقت کرنا ہاں اگر خود پہلی جماعت میں پڑھ چکا ہے تو باقی جماعتوں کے وقت طواف کرنے میں حرج نہیں اور نمازیوں کے سامنے گزر بھی سکتا ہے کہ طواف بھی نماز ہی کی مثل ہے۔

(۱۴)　طواف میں کچھ کھانا۔

(۱۵)　پیشاب پاخانہ یا ریح کے تقاضے میں طواف کرنا۔

وہ باتیں جو طواف وسعی دونوں میں جائز ہیں

یہ باتیں طواف وسعی دونوں میں مباح ہیں:

(۱)　سلام کرنا۔

(۲) جواب دینا۔

(۳) حاجت کے لئے کلام کرنا۔

(۴) فتویٰ پوچھنا۔

(۵) فتویٰ دینا۔

(۶) پانی پینا۔

(۷) حمد ونعت ومنقبت کے اشعار آہستہ آہستہ پڑھنا اور سعی میں کھانا بھی کھاسکتا ہے۔

سعی میں یہ باتیں مکروہ ھیں

سعی میں یہ باتیں مکروہ ھیں:

(۱) بے حاجت اس کے پھیروں میں زیادہ فاصلہ دینا مگر جماعت قائم ہوتو چلا جائے۔ یوہیں شرکت جنازہ یا قضائے حاجت یا تجدید وضوکو جانا اگرچہ سعی میں وضوضروری نہیں۔

(۲) خرید وفروخت۔

(۳) فضول کلام۔

(۴) صفا یا مروہ پر نہ چڑھنا۔

(۵) مرد کا مسٰعی میں بلا عذر نہ دوڑنا۔

(۶) طواف کے بعد بہت تاخیر کرکے سعی کرنا۔

(۷) ستر عورت نہ ہونا۔

(۸) پریشان نظری یعنی ادھر ادھر فضول دیکھنا سعی میں بھی مکروہ ہے اور طواف میں اور زیادہ مکروہ۔

(۹) مرد کا مسعیٰ میں بلا عذر نہ دوڑنا۔

طواف وسعی کے مسائل میں مرد و عورت کے فرق

طواف وسعی کے سب مسائل میں عورتیں بھی شریک ہیں مگر (۱) اضطباع (۲) رمل (۳) منیٰ میں دوڑنا یہ تینوں باتیں عورتوں کے لئے نہیں۔ (۴) مزاحمت کے ساتھ بوسۂ سنگ اسود (۵) رکن یمانی کو چھونا یا (۶) کعبہ سے قریب ہونا یا (۷) زمزم کے اندر نظر کرنا یا (۸) خود پانی بھرنے کی کوشش کرنا، یہ باتیں اگر یوں ہوسکیں کہ نامحرم سے بدن نہ چھوئے تو خیر ورنہ الگ تھلک رہنا ان کے لئے سب سے بہتر ہے۔

رمی میں بارہ چیزیں مکروہ ہیں

رمی میں یہ چیزیں مکروہ ہیں:

(۱) دسویں کی رمی غروب آفتاب کے بعد کرنا۔

(۲) تیرہویں کی رمی دوپہر سے پہلے کرنا۔

(۳) رمی میں بڑا پتھر مارنا۔

(۴) بڑے پتھر کو توڑ کر کنکریاں بنانا۔

(۵) مسجد کی کنکریاں مارنا۔

(۶) جمرہ کے نیچے جو کنکریاں پڑی ہیں اٹھا کر مارنا کہ یہ مردود کنکریاں ہیں، جو قبول ہوتی ہیں اٹھالی جاتی ہیں کہ قیامت کے دن نیکیوں کے پلے میں رکھی جائیں گی، ورنہ جمروں کے گرد پہاڑ ہو جاتے ہیں۔

(۷) ناپاک کنکریاں مارنا۔

(۸) سات سے زیادہ مارنا۔

(۹) رمی کے لئے جو جہت مذکور ہوئی اس کے خلاف کرنا۔

(۱۰) جمرہ سے پانچ ہاتھ سے کم فاصلہ پر کھڑا ہونا زیادہ کا مضایقہ نہیں۔

(۱۱) جمروں میں خلاف ترتیب کرنا۔

(۱۲) مارنے کے بدلے کنکری جمرہ کے پاس ڈال دینا۔

عرفات میں ظہر وعصر کی نماز

دوپہر ڈھلتے ہی بلکہ اس سے پہلے کہ امام کے قریب جگہ ملے مسجد نمرہ جاؤ سنتیں پڑھ کر خطبہ سن کے امام کے ساتھ ظہر پڑھو اس کے بعد بے توقف عصر کی تکبیر ہو گی معا جماعت سے عصر پڑھو بیچ میں سلام وکلام تو کیا معنی سنتیں بھی نہ پڑھو اور بعد عصر بھی نفل نہیں یہ ظہر وعصر ملا کر پڑھنا بھی جائز ہے کہ نماز یا تو سلطان پڑھائے یا وہ جو حج میں اس کا نائب ہو کر آتا ہے جس نے ظہر اکیلے یا اپنی خاص جماعت سے پڑھی اسے وقت سے پہلے عصر پڑھنا جائز نہیں اور جس حکمت کے لئے شرع نے یہاں ظہر کے ساتھ عصر ملانے کا حکم فرمایا ہے یعنی غروف آفتاب تک دعا کے

لئے وقت خالی ملنا وہ جاتی رہے گی۔

عرفہ کا وقوف

خیال کرو جب شرع کو یہ وقت دعا کے لئے فارغ کرنے کا اس قدر اہتمام ہے کہ عصر کو ظہر کے ساتھ ملا کر پڑھنے کا حکم دیا تو اس وقت اور کام میں مشغولی کس قدر بیہودہ ہے۔ بعض احمقوں کو دیکھا ہے کہ امام تو نماز میں ہے یا نماز پڑھ کر موقف کو کیا اور وہ کھانے، پینے، حقے چائے اڑانے میں ہیں۔ خبردار ایسا نہ کرو۔ امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہی فوراً موقف (یعنی وہ جگہ کہ نماز کے بعد سے غروف آفتاب تک وہاں کھڑے ہوکر ذکر و دعا کا حکم ہے اس جگہ کو) روانہ ہو جاؤ اور ممکن ہو تو اونٹ پر کہ سنت بھی ہے اور ہجوم میں دبنے کچلنے سے محافظت بھی۔

بعض مطوف اس مجمع میں جانے سے منع کرتے اور طرح طرح ڈراتے ہیں ان کی نہ سنو کہ وہ خاص نزول رحمت عام کی جگہ ہے ہاں عورتیں اور کمزور مرد یہیں سے کھڑے ہوئے دعا میں شامل ہوں کہ بطن عرفہ کے سوا یہ سارا میدان موقف ہے اور یہ لوگ بھی یہی تصور کریں کہ ہم اس مجمع میں حاضر ہیں اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ نہ سمجھیں۔ اس مجمع میں یقینا بکثرت اولیاء بلکہ الیاس وخضر علیہم السلام دو نبی بھی موجود ہیں یہ تصور کریں کہ انوار و برکات جو مجمع میں ان پر اتر رہے ہیں ان کا صدقہ ہم بھکاریوں کو بھی پہنچتا ہے۔ یوں الگ ہو کر بھی شامل رہیں گے اور جس سے ہو سکے تو وہاں کی حاضری چھوڑنے کی چیز نہیں۔ افضل یہ ہے کہ امام سے

نزدیک جبل رحمت کے قریب جہاں سیاہ پتھر کا فرش ہے، رو بقبلہ امام کے پیچھے کھڑا ہو جب کہ ان فضائل کے حصول میں وقت یا کسی کو اذیت نہ ہو ورنہ جہاں اور جس طرح ہو سکے وقوف کرے امام کی داہنی جانب اور بائیں بازو سے افضل ہے۔ یہ وقوف ہی حج کی جان اور اس کا بڑا رکن ہے، وقوف کے لئے کھڑا رہنا افضل ہے شرط یا واجب نہیں، بیٹھا رہا جب بھی وقوف ہو گیا وقوف میں نیت اور رو بقبلہ ہونا افضل ہے۔

نوٹ: بطن عرنہ عرفات میں حرم کے نالوں میں سے ایک نالہ ہے مسجد نمرہ کے پچھّم کی طرف یعنی کعبہ کی طرف ہے وہاں وقوف جائز نہیں۔

وقوف کی سنتیں

وقوف میں یہ امور سنت ہیں:

(۱) غسل۔

(۲) دونوں خطبوں کی حاضری۔

(۳) دونوں نمازیں ملا کر پڑھنا۔

(۴) بے روزہ ہونا۔

(۵) باوضو ہونا۔

(۶) نمازوں کے بعد فوراً وقوف کرنا۔

وقوف کے مکروہات

یہاں یہ باتیں مکروہ ہیں:

(۱) غروب آفتاب سے پہلے وقوف چھوڑ کر روانگی جب کہ غروب تک حدود عرفات سے باہر نہ ہو جائے ورنہ حرام ہے۔

(۲) نماز عصر وظہر ملانے کے بعد موقف کو جانے میں دیر۔

(۳) اس وقت سے غروب تک کھانے پینے یا

(۴) توجہ خدا کے سوا کسی کام میں مشغول ہونا۔

(۵) کوئی دنیوی بات کرنا۔

(۶) غروب پر یقین ہو جانے کے بعد روانگی میں دیر کرنا۔

(۷) مغرب یا عشا عرفات میں پڑھنا۔

تنبیہ: موقف میں چھتری لگانے یا کسی طرح سایہ چاہنے سے حتی المقدور بچو ہاں جو مجبور ہے معذور ہے۔

تنبیہ ضروری ضروری اشد ضروری

بد نگاہی ہمیشہ حرام ہے نہ کہ احرام میں نہ کہ موقف یا مسجد الحرام میں نہ کہ کعبہ معظّمہ کے سامنے نہ کہ طواف بیت الحرام میں۔ یہ تمہارے بہت امتحان کا موقع ہے عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ یہاں منھ نہ چھپاؤ اور تمہیں حکم دیا گیا ہے کہ ان کی طرف نگاہ نہ کرو یقین جانو کہ یہ بڑے غیرت والے بادشاہ کی باندیاں ہیں اور اس وقت تم اور وہ خاص دربار میں حاضر ہو۔ بلاتشبیہ شیر کا بچہ اس کی بغل میں ہو

اس وقت کون اس کی طرف نگاہ اٹھا سکتا ہے تو اللہ (عزوجل) واحد قہار کی کنیزیں
کہ اس کے خاص دربار میں حاضر ہیں ان پر بدنگاہی کس قدر سخت ہوگی۔ (وللہ
المثل الاعلیٰ) ہاں ہاں ہوشیار! ایمان بچائے ہوئے قلب ونگاہ سنبھالے ہوئے
حرم وہ جگہ ہے جہاں گناہ کے ارادہ پر پکڑا جاتا اور ایک گناہ لاکھ گناہ کے برابر
ٹھہرتا ہے، الٰہی خیر کی توفیق دے۔ آمین

حج بدل

عبادت کی تین قسم ہے:

(۱) بدنی۔

(۲) مالی۔

(۳) مرکب۔

عبادت بدنی میں نیابت نہیں ہوسکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں کرسکتا جیسے
نماز، روزہ۔

مالی میں نیابت بہر حال جاری ہوسکتی ہے جیسے زکوٰۃ وصدقہ۔

مرکب میں اگر عاجز ہو تو دوسروں کی طرف سے کرسکتا ہے ورنہ نہیں جیسے حج۔

رہا ثواب پہنچانا کہ جو کچھ عبادت کی اس کا ثواب فلاں کو پہنچے اس میں کسی عبادت
کی تفصیل نہیں ہر عبادت کا ثواب دوسرے کو پہنچا سکتا ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ،
صدقہ، حج، تلاوت قرآن، ذکر، زیارت قبور، فرض ونفل سب کا ثواب زندہ یا

مردہ کو پہنچا سکتا ہے اور یہ نہ سمجھا جائے کہ فرض کا پہنچا دیا تو اپنے پاس کیا رہ گیا کہ ثواب پہنچانے سے اپنے پاس سے کچھ نہ کیا، لہٰذا فرض کا ثواب پہنچانے سے پھر وہ فرض عود نہ کرے گا کہ یہ تو ادا کر چکا اس کے ذمہ سے ساقط ہو چکا ورنہ ثواب کس شے کا پہنچانا ہے۔ (درمختار، ردالمختار، عالمگیری)

اس سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ فاتحہ مروجہ جائز ہے کہ وہ ایصال ثواب ہے اور ایصال ثواب جائز بلکہ محمود، البتہ کسی معاوضہ پر ایصال کرنا مثلاً بعض لوگ کچھ لے کر قرآن مجید کا ثواب پہنچاتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ پہلے جو پڑھ چکا ہے اس کا معاوضہ لیا، تو یہ بیع ہوئی اور بیع قطعاً باطل وحرام اور اگر اب جو پڑھے گا اس کا ثواب پہنچائے گا تو یہ اجارہ ہوا اور طاعت پر اجارہ باطل ہو۔

حج بدل کے شرائط

حج بدل کے لئے چند شرطیں ہیں:

(۱) جو حج بدل کراتا ہو اس پر حج فرض ہو یعنی اگر فرض نہ تھا اور حج بدل کرایا تو حج فرض ادا نہ ہوا، لہٰذا اگر بعد میں حج اس پر فرض ہوا تو یہ حج اس کے لئے کافی نہ ہوگا بلکہ اگر عاجز ہو تو پھر حج کرائے اور قادر ہو تو خود کرے۔

(۲) جس کی طرف سے حج کیا جائے وہ عاجز ہو۔ یعنی وہ خود حج نہ کرسکتا ہو اگر اس قابل ہو کہ خود کرسکتا ہے تو اس کی طرف سے نہیں ہوسکتا اگرچہ بعد میں عاجز ہوگیا، لہٰذا اس وقت اگر عاجز نہ تھا پھر عاجز ہوگیا تو اب دوبارہ حج کرائے۔

(۳) وقت حج سے موت تک عذر برابر باقی رہے اگر درمیان میں اس قابل ہو گیا کہ خود حج کر لے تو پہلے جو حج کیا جا چکا ہے وہ نا کافی ہے۔ ہاں اگر وہ وہ کوئی ایسا عذر تھا جس کے جانے کی امید ہی نہ تھی اور اتفاقا جاتا رہا تو وہ پہلا حج جو اس کی طرف سے کیا گیا کافی ہے مثلاً وہ نابینا ہے اور حج کرانے کے بعد انکھیارہ ہو گیا تو اب دوبارہ حج کرانے کی ضرورت نہ رہی۔

(۴) جس کی طرف سے کیا جائے اس نے حکم دیا اور بغیر اس کے حکم کے نہیں ہوسکتا۔ ہاں وارث نے مورث کی طرف سے کیا تو اس میں حکم کی ضرورت نہیں۔

(۵) مصارف اس کے مال سے ہوں جس کی طرف سے حج کیا جائے لہٰذا اگر مامور نے اپنا مال صرف کیا حج بدل نہ ہوا۔

دعائیہ کلمات: مولیٰ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ اس کتاب کی ترتیب وتہذیب میں کہیں کوئی غلطی، لغزش ہوئی ہو تو اپنے کرم سے معاف فرمائے اور قارئین کے لئے نفع بخش بنائے۔ وما توفیقی الا باللہ

العبد محمد شمس القمر قادری فیضی

حج کب واجب ہوگا؟

ترمذی و ابن ماجہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی،
ایک شخص نے عرض کی، کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟
فرمایا: "توشہ اور سواری"۔

گناہ دھل جاتے ہیں

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم:

حج کرو! بے شک حج گناہوں کو
ایسے دھو ڈالتا ہے جیسے پانی میل کو۔

مرتے ہی جنت میں داخلہ

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم:

جو شخص حج یا عمرہ کیلئے گھر سے نکلا اور اس کا یہ نکلنا صرف اسی وجہ سے ہو (کوئی اور غرض نہ ہو) پھر راستہ میں مر گیا اس کے لئے کوئی رکاوٹ نہ ہوگی اور نہ اس کا حساب ہوگا اور اس سے فرمایا جائے گا: "جا جنت میں داخل ہو جا"۔